کنزالزیارۃ

(حج وعمرہ گائڈ)

حج وعمرہ کرنے والے حضرات کے لئے ایک معتبر کتاب

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ

لَاشَرِیْکَ لَکَ

PUBLISHED BY
KANZULIMAN FOUNDATION
BAREILLY SHAREEF

حرف آغاز

یہ خیال کافی وقت سے ذہن میں گردش کر رہا تھا کہ اہل سنت والجماعت کے لئے معتبر اور مستند کتابوں جیسے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کتاب انوار البشارہ اور دیگر بزرگان دین کی کتابوں سے ماخوذ کر کے ایک مختصر جامع کتاب تیار کی جائے ایسی ایک کتاب کی سخت ضرورت تھی جو حج وعمرہ کے دوران رہنمائی کا باعث بنے پھر اس کام کو مکمل کرنے کے لئے میں نے عزیزم مولانا توحید احمد صاحب کو منتخب پھر حضرت علامہ قاضی شہید عالم صاحب کی مکمل نظر ثانی کے بعد اس کتاب کو منظر عام پر لایا گیا۔

مجھے خوشی ہے اس بات پر کہ رب قدیر نے اس کام کا ہمیں شرف بخشا جو ہم نے اس کتاب کا آغاز کرایا اور میں تہ دل سے شکر گزار ہوں حضرت علامہ قاضی شہید عالم صاحب کا مولانا توحید احمد رضوی صاحب کا اور مولانا راحل صاحب کا اور محمد احمد صاحب کا اور ان تمام حضرات کا جنہوں نے اس کاوش کی تکمیل میں میرا ساتھ دیا۔

اہل سنت والجماعت کو اس کتاب کی سخت ضرورت تھی ہم سب کا فریضہ ہے کہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ عام کریں یہ کتاب اردو اور ہندی زبان میں شائع کی گئی انشاءاللہ جلد ہی رومن اور انگلش میں بھی آئے گی رب غفور الرحیم سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کاوش کو ہر اعتبار سے وسیلۂ فلاح وذریعۂ نجات بنائے۔ آمین یارب العلمین

عامر حسین تحسینی

بانی کنز الایمان فاؤنڈیشن صدر عالی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب: کنزالزیارۃ

مرتب: مولانا راحل منظری، مولانا توحید احمد رضوی

تصحیح: حضرت علامہ قاضی شہید عالم صاحب

مفتی خورشید مصطفیٰ صاحب

سیٹنگ: مولانا توحید احمد رضوی

صفحات: 55

سنہ اشاعت: 1444/2023ھ

ناشر: کنزالایمان فاؤنڈیشن، بریلی شریف

اس کتاب کو آپ پہلی منزل خانقاہ صدر العلماء بریلی شریف سے حاصل کر سکتے ہیں

، گھر بیٹھے آنلائن آرڈر کرنے کے لئے نیچے دی گئی لنک یا QR Code کے ذریعے

آرڈر کر سکتے ہیں: https://pages.razorpay.com/kanzulziyarah

SBIN 978-81-946764-5-4

9 788194 676454

عرض ناشر

الحمدللہ! ہمارے ادارے کنزالایمان فاؤنڈیشن بریلی کے لیے یہ بات باعث فخر ومسرت ہے کہ وہ عالم اسلام کی عظیم شخصیتوں کی تصنیفات وتالیفات شائع کررہاہے اسی سال حضور صدرالعلماء علامہ تحسین رضاخاں صاحب کی کتاب "تاریخ مدینہ "جواحوال مدینہ طیبہ پرایک نایاب کتاب جو حضرت کے عرس مبارک کے موقع پر شائع ہوئی۔

اب" کنزالزیارۃ "کتاب بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہے واضح رہے اس کتاب کو اس موضوع کی نہایت مستند اور معتمد کتاب" "انوارالبشارۃ"،"بہار شریعت "،"تاریخ مدینہ " سے استفادہ کرکے مرتب کیاہے۔اس کتاب میں تمام حج وعمرہ کے ارکان ومسائل کو بڑے ہی اختصار اور جامعیت کے ساتھ بیان کیاگیاہے اس کتاب کی خاص خصوصیت یہ بھی ہے کہ اسمیں جدید مسائل کو شامل کیا ہے ساتھ ہی آداب حاضری ،مسجد نبوی ،روضہ انوار، مساجد و مقامات کی برکات، فضیلت،دعاء کو بھی بیان کیاہے اور حرمین طیبین جانے والوں کے لیے ہدایات کو بھی بیان کیااور وہاں کے خطروں سے بھی اگاہ کیاہے۔

اس کتاب کو محترم جناب مولانا راحل منظری صاحب نے مرتب کیاپھر بعدازاں کچھ بیانات اور ضروری مسائل کا اسمیں میں نے اضافہ کیابعد تکمیل کتاب حضرت علامہ قاضی شہید عالم صاحب اور مفتی خورشید مصطفی صاحب نے اس کتاب کی نظر ثانی فرمائی ہے۔رب غفورالرحیم سے دعاہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو شرف قبولیت عطافرمائے۔

احقر

مولانا توحید احمد رضوی

خادم کنزالایمان فاؤنڈیشن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

[وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ ط]

حج وعمرہ کو اللہ (عزوجل) کے لیے پورا کرو۔ (پ۲،البقرۃ:۱۹۶)

حج کی تعریف

حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کا اور اس کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کیے جائیں تو حج ہے۔، اس کی فرضیت قطعی ہے، جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے مگر عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے۔(بہار شریعت)

عمرہ کی تعریف

احرام باندھ کر مخصوص صفت کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا اور حلق کرانا عمرہ کہلاتا ہے۔

حج و عمرہ کی فضیلت

حدیث(۱) ترمذی و ابن خزیمہ و ابن حبان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضورِ اقدس ﷺ فرماتے ہیں: حج و عمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں جیسے بھٹّی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور (حج مقبول) کا ثواب جنت ہی ہے۔

حدیث(۲) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (مسلم)

حدیث(۳) ابو داود و ابن ماجہ اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا، اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیے جائیں گے یا اُس کے لیے جنت واجب ہو گی۔

حدیث(۴) بزار و طبرانی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور ﷺ نے فرمایا: حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لیے استغفار کرے اُس کی بھی۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ: جس کا قرض آتا ہو یا امانت پاس ہو ادا کرے جن کے مال ناحق لیے ہوں واپس دے یا معاف کرائے پتا نہ چلے تو اتنا مال فقیروں کو دے دے۔

مسئلہ: نماز روزہ زکوۃ جتنی عبادات ذمہ پر ہوں ادا کرے اور تائب ہو۔

مسئلہ: جس کی بے اجازت سفر مکروہ ہے جیسے ماں باپ شوہر اسے رضامند کرے جس کا اس پر قرض آتا ہے اگر اس وقت تک نہ دے سکے تو اس سے بھی اجازت لے پھر بھی حج کسی کی اجازت نہ دینے کی وجہ سے رک نہیں سکتا اجازت میں کوشش کرے نہ ملے جب بھی چلا جائے۔

مسئلہ: اس سفر سے مقصود صرف اللہ ورسول ہوں۔

مسئلہ: عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابل اطمینان نہ ہو جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے سفر حرام ہے اگر کرے گی حج ہو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

مسئلہ: مال موجود تھا اور حج نہ کیا پھر وہ مال تلف ہو گیا، تو قرض لے کر جائے اگرچہ جانتا ہو کہ یہ قرض ادا نہ ہو گا مگر نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ قدرت دے گا تو ادا کر دوں گا۔ پھر اگر ادا نہ ہو سکا اور نیت ادا کی تھی تو امید ہے کہ مولیٰ عزوجل اس پر مؤاخذہ نہ فرمائے۔

مسئلہ: حج کا وقت شوال سے دسویں ذی الحجہ تک ہے کہ اس سے پیشتر حج کے افعال نہیں ہو سکتے، سوا احرام کے کہ احرام اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے اگرچہ مکروہ ہے۔

مسئلہ: حج کرنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہو گیا پھر اسلام لایا تو اگر استطاعت ہو تو پھر حج کرنا فرض ہے، کہ مرتد ہونے سے حج وغیرہ سب اعمال باطل ہو گئے۔ یوہیں اگر اثنائے حج میں مرتد ہو گیا تو احرام باطل ہو گیا اور اگر کافر نے احرام باندھا تھا، پھر اسلام لایا تو اگر پھر سے احرام باندھا اور حج کیا تو ہو گا ورنہ نہیں ۔

مسئلہ: عام کتب فقہ بقدر کفایت ساتھ لے ورنہ کسی عالم کے ساتھ چلا جائے یہ بھی میسر نہ ہو تو کم از کم یہ رسالہ ہمراہ ہو۔

مسئلہ: اکیلا سفر نہ کرے منع ہے رفیق دین دار ہو کہ بد دین کی ہمراہی سے اکیلا بہتر ہے۔

مسئلہ: حدیث میں ہے جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بنالیں اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے سردار اسے بنائیں جو خوش خلق، عاقل، دیندار ہو سردار کو چاہئے کہ رفیقوں کے آرام کو اپنی آسائش پر مقدم رکھے۔

مسئلہ: چلتے وقت اپنے دوستوں عزیزوں سے ملے اپنے قصور معاف کرائے اور ان پر لازم ہے کہ وہ دل سے معاف کردیں حدیث میں ہے کہ جس کے پاس اسکا مسلمان بھائی معذرت لائے واجب ہے کہ قبول کرلے ورنہ حوض کوثر پر آنہ ملے گا۔

مسئلہ: لباس سفر پہن کر گھر میں چار رکعت نفل (الحمد و قل) سے پڑھ کر باہر نکلے وہ رکعتیں واپس آنے تک اس کے اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔ (انوار البشارۃ لامام احمد رضا)

مسئلہ: جب حج کے لیے جانے پر قادر ہو حج فوراً فرض ہو گیا یعنی اُسی سال میں اور اب تاخیر گناہ ہے اور چند سال تک نہ کیا تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مردود مگر جب کرے گا ادا ہی ہے قضا نہیں۔

عمرہ کا بیان

عمرہ کے فرائض

عمرہ کے دو فرائض ہیں (۱) حدود حرم کے باہر سے احرام باندھنا (۲) طواف کرنا یہ چھوٹ جائیں تو عمرہ باطل ہو جاتا ہے

عمرہ کے واجبات

(۱)صفاو مروہ کے درمیان سعی کرنا۔(۲) حلق (سر کے بال منڈوانا) ہے یا قصر (سر کے بال کم کرنا یعنی کٹوانا) یہ چھوٹ جائیں دم (حدود حرم میں بکری ذبح کرنا) دینا پڑتا ہے۔

احرام کا طریقہ

احرام باندھنے سے قبل جسم کی ظاہری صفائی کا خاص طور پر اہتمام کرنا چاہیے ناخن کاٹ لیں، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کرلیں، موچھیں اور داڑھی درست کرلیں، جسم کو اچھی طرح مل کر نہالیں، خوشبو لگالیں، مرد سلے کپڑے اتار دیں، ایک چادر نئی یا دھلی اوڑھیں اور ایک ایسا ہی تہبند باندھیں، یہ کپڑے سفید بہتر ہیں، سر ننگا رکھیں اور دونوں بازو ڈھانپ لیں۔ خواتین اپنے کپڑوں میں ہی احرام کی نیت کرلیں۔(بقیہ مسائل حج کے بیان میں ملاحظہ کیجئے)

مرد اور عورت کے احرام میں فرق

مندرجہ ذیل احکام عورتوں کے لئے ہیں:

(۱) سر چھپانا، جو محرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے، تو سر پر بستر اور گٹھری اٹھانا بدرجہ اولی جائز ہے۔

(۲) گوند وغیرہ سے بال جمانا سر وغیرہ پر پٹی خواہ بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا گرچہ سی کر ہو (۴) غلاف کعبہ کے اندر یوں داخل ہونا کہ غلاف سر پر آجائے لیکن منہ پر نہ آئے (۵) دستانے، موزے، سلے کپڑے پہننا (٦) اتنی آواز سے لبیک نہ کہے کہ نامحرم سنے، ہاں اتنی آواز ضرور چاہیے کہ اپنے کان سے اپنی آواز سن سکے (۷) احرام کی حالت میں منہ چھپانا عورت کے لیے بھی

حرام ہے، تاہم نامحرم سے اسے چھپانے کے لیے پنکھا، کارڈ بورڈ وغیرہ اس طرح رکھے، جو منہ سے نہ لگے۔

تنبیہ: جو باتیں احرام میں ناجائز ہیں، وہ اگر کسی عذر سے یا بھول کر ہوں، تو کچھ گناہ نہیں، مگر ان پر جو جرمانہ مقرر ہے، اسے ہر حال میں دینا پڑے گا، گرچہ قصداً ہوں، یا سہوا یا جبرا، یا سوتے میں ہوں۔ طواف قدوم کے سوا، وقت احرام سے لے کر رمی جمرات تک جس کا ذکر آئے گا، کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، چڑھائی پر چڑھتے اترتے، دو قافلوں سے ملتے وقت صبح شام، پچھلی رات، پانچوں نمازوں کے بعد غرض یہ کہ ہر حالت کے بدلنے پر مرد بہ آواز بلند تلبیہ پڑھیں، مگر نہ اتنی بلند کہ اپنے آپ یا دوسرے کو تکلیف ہو اور نہ اتنی پست کہ خود نہ سن سکیں، تاہم عورتیں اپنی آواز پست رکھیں، لیکن اتنی پست بھی نہیں کہ خود نہ سن سکیں۔ تلبیہ وضو اور بے وضو، دونوں حالتوں میں پڑھ سکتے ہیں۔(احرام کے مزید مسائل حج کے بیان میں ملاحظہ کیجئے)

احرام کی نیت:

احرام کے کپڑے پہننے کے بعد سر ڈھک کر دو رکعت نماز احرام کی نیت سے ادا کریں

عمرہ کی نیت

احرام کے کپڑے پہنکر سر ڈھنک کر دو رکعت نماز ادا کریں اس کے بعد مرد سر ننگا کر کے اور عورتیں سر ڈھانپ کر نیت کریں۔ عمرہ کی نیت کے مسنون الفاظ یہ ہیں: **اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِيْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي وَاَعِنِّيْ عَلَيْهَا وَبَارِكْ لِيْ فِيهَا ط نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَأَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى** "اے اللہ میں نے عمرہ کا ارادہ کیا اس (کی ادائیگی) کو میرے لئے

آسان فرما اور مجھ سے قبول کرلے اور اس کے ادا کرنے میں میری مدد فرما۔ اور اس میں میرے لئے برکت عطا فرما۔ میں نے عمرہ کی نیت کی اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے احرام باندھا۔

تلبیہ

نیت کرتے ہی مرد ذرا بلند آواز سے جبکہ خواتین آہستہ آواز سے تین بار تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّيْكَ ط اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ط

میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں بادشاہت تیری ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

تلبیہ کے بعد کی دعا

تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھیں اور پھر یہ دعا مانگیں: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ (عز وجل)! میں تیری رضا اور جنت کا سائل ہوں اور تیرے غضب اور جہنم سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔'' اس کے بعد اور جو دعائیں چاہیں مانگیں، اب آپ پر احرام کی پابندیاں شروع ہو گئی ہیں لہذا ہمہ وقت ان پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تلبیہ پڑھتے رہیں۔ سفر آخرت کو یاد کر کے اپنے گناہوں پر دل سے تائب ہوں۔ اللہ کی محبت و خشیت کو دل میں اتارنے کی کوشش کریں۔

حرم مکہ میں داخل ہونے کی دعا

حرم مکہ میں نہایت ادب واحترام سے یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں: اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَائِكَ وَاَھْلِ طَاعَتِكَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ؕ

اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول پاک ﷺ کا حرم ہے پس میرے گوشت، خون اور ہڈیوں کو آگ پر حرام کر دے۔ اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ۔ جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے ولیوں اور اطاعت گزاروں میں شامل فرما کر اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا (اور) بڑا رحم کرنے والا ہے۔ مسجد حرام میں داخل ہونے سے قبل تازہ وضو کریں پھر بڑے ہی والہانہ عشق ومحبت، ذوق وشوق اور عجز وانکساری کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے اور دعائیں مانگتے ہوئے پہلے سیدھا پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پھر یہ نیت کریں کہ اے اللہ! میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔

بیت اللہ پر پہلی نظر

مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد جوں ہی بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو یہ کہیں: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ اس کے بعد آپ رب کریم کے حضور ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں مانگیں کیونکہ یہ قبولیت کے خاص لمحات ہیں پھر آپ لبیک کہتے ہوئے کعبۃ اللہ کی طرف قدم بڑھائیں اور حجر اسود کے بالکل سامنے آکر طواف کی نیت کریں۔

طواف حج کا ہو یا عمرہ کا یا نفل اس میں یہ باتیں حرام ہیں

(۱) بے وضو طواف کرنا۔ (۲) کوئی عضو جو ستر میں داخل ہے اس کا چہارم (چوتھائی حصہ) کھلا ہونا مثلاً ران یا آزاد عورت کا کان یا کلائی۔ (۳) بے مجبوری سواری پر یا کسی کی گود میں یا کندھوں پر طواف کرنا۔ (۲) بلا عذر بیٹھ کر سر کنا یا گھٹنوں چلنا۔ (۴) کعبہ کو دہنے ہاتھ پر لے کر الٹا طواف کرنا۔ (۵) طواف میں حطیم کے اندر ہو کر گزرنا۔ (۶) سات پھیروں سے کم کرنا۔

یہ باتیں طواف میں مکروہ ہیں

(۱) فضول بات کرنا (۲) بیچنا (۳) خریدنا (۴) حمد و نعت و منقبت کے سوا کوئی شعر پڑھنا (۵) ذکر یا دعا یا تلاوت یا کوئی کلام بلند آواز سے کرنا (۶) ناپاک کپڑے میں طواف کرنا (۷) رمل، یا (۸) اضطباع، یا (۹) بوسہ سنگ اسود جہاں جہاں ان کا حکم ہے ترک کرنا (۱۰) طواف کے پھیروں میں زیادہ فصل دینا یعنی کچھ پھیرے کر لیے پھر دیر تک ٹھہر گئے یا اور کسی کام میں لگ گئے باقی پھیرے بعد کو کیے مگر وضو جاتا رہے تو کر آئے یا جماعت قائم ہوئی اور اُس نے ابھی نماز نہ پڑھی تو شریک ہو جائے بلکہ جنازہ کی نماز میں بھی طواف چھوڑ کر شامل ہو سکتا ہے باقی جہاں سے چھوڑا تھا آ کر پورا کر لے یو ہیں پیشاب پاخانہ کی ضرورت ہو تو چلا جائے وضو کر کے باقی پورا کرے (۱۱) ایک طواف کے بعد جب تک اس کی رکعتیں نہ پڑھ لے دوسرا طواف شروع کر دینا مگر جب کہ کراہت نماز کا وقت ہو جیسے صبح صادق سے بلندی آفتاب تک یا نماز عصر پڑھنے کے بعد سے غروب آفتاب تک کہ اس میں متعدد طواف بے فصل نماز جائز ہیں وقت کراہت نکل جائے تو ہر طواف کے بعد دو رکعت ادا کرے اور اگر بھول کر ایک طواف کے بعد بغیر نماز پڑھے دوسرا طواف شروع کر دیا تو اگر ابھی ایک پھیرا پورا نہ کیا ہو تو چھوڑ کر نماز پڑھے اور پورا پھیرا کر لیا ہے تو اس طواف کو پورا کر کے نماز پڑھے (۱۲) خطبہ امام کے وقت طواف کرنا (۱۳) جماعت فرض کے

وقت کرنا، ہاں اگر خود پہلی جماعت میں پڑھ چکا ہے تو باقی جماعتوں کے وقت طواف کرنے میں حرج نہیں اور نمازیوں کے سامنے گزر بھی سکتا ہے کہ طواف بھی ایک عبادت کی مثل ہے (۱۴) طواف میں کچھ کھانا (۱۵) پیشاب پاخانہ یا ریح کے تقاضے میں طواف کرنا۔

طواف کی نیت

طواف سے قبل مرد حضرات (اضطباع کریں یعنی) اپنا سیدھا بازو چادر سے باہر نکال لیں اور حجر اسود یا اس کی سیدھ میں بنی ہوئی فرش کی کالی پٹی کے بائیں طرف کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے ان الفاظ میں نیت کریں: اَللّٰھُمَّ إِنِّی أُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي ط سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ۔ "اے اللہ میں تیرے مقدس گھر کا طواف کرنے کی نیت کرتا ہوں۔ پس تو اسے مجھ پر آسان فرمادے اور میری طرف سے سات چکروں کے (طواف) کو قبول فرما۔ جو محض اللہ یکتا عزوجل کی خوشنودی کے لئے (کرتا ہوں)۔

استلام (حجر اسود کو بوسہ دینا یا اشارے سے چومنا)

طواف کی نیت کے بعد کالی پٹی کے اوپر آئیں اور حجر اسود کے مقابل ہو کر کانوں تک ہاتھ اس طرح اُٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور کہیں: بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اور ہاتھ چھوڑ دیں، ممکن ہو تو حجر اسود کو بوسہ دیں ورنہ ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے انہیں بوسہ دے لیں اور: اَللّٰھُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ پڑھیں۔

حجر اسود کے پاس کی دعا

جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

"اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا اس نے کفار کی جماعتوں کو شکست دی، اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لیے ملک ہے اور اس کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے۔

طواف کی دعا

اب کالی پٹی پر کھڑے کھڑے ہی اپنا رخ اس طرح تبدیل کریں کہ کعبۃ اللہ آپ کے بائیں طرف ہو اور درج ذیل دعا پڑھنے کے بعد مرد رمل کرتا (جلد جلد چھوٹے قدم رکھتا شانے ہلاتا جیسے قوی بہادر لوگ چلتے ہیں) آگے بڑھے عورتیں رمل نہیں کریں گی۔ دُعا یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

نوٹ: اگر طواف کی دعا یاد نہ ہو تو پھر دیگر اذکار مثلاً: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، یا "استغفار "(اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ) یا کم سے کلمہ شہادت کا ورد جاری رکھیں، اس طرح چلتے چلتے جب آپ دوبارہ کالی پٹی پر پہونچینگے تو ایک چکر مکمل ہوگا، تین چکر کے بعد رمل بند کر دیں اور باقی چار چکر اپنی عام رفتار سے چلیں۔

طواف اور اضطباع کا اختتام

سات چکر پورے ہونے کے بعد ایک مرتبہ پھر استلام یا استلام کا اشارہ کر کے طواف ختم کر دیں

اور اضطباع بھی ختم کر دیں یعنی سیدھا کاندھا بھی ڈھک لیں۔

دو رکعت نماز

مقام ابراہیم پر یا جہاں آسانی سے جگہ مل سکے طواف کے بعد دو رکعت واجب نماز ادا کریں اور پھر دعا کریں۔

مقام ابراہیم کے پاس نماز کے بعد کی دعا

اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِي فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَعْطِنِي سُؤَالِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِينًا صَادِقاً حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيبُنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرِضًا مِّنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط

اے اللہ تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت کو قبول کر اور تو میری حاجت کو جانتا ہے میرا سوال مجھ کو عطا کر اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے جانتا ہے تو میرے گناہوں کو بخش دے۔ اے اللہ ! میں تجھ سے اُس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں سرایت کر جائے اور یقین صادق مانگتا ہوں تا کہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لیے لکھا ہے اور جو کچھ تو نے میری قسمت میں کیا ہے اُس پر راضی رہوں، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان !

مقام ملتزم

اس کے بعد آپ مقام ملتزم (حجر اسود سے باب کعبہ تک کی 8 فٹ دیوار) پر جا کر (اگر جگہ مل

جائے) دعا کریں، یہ دعا کی قبولیت کا خاص مقام ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں پر بڑی عاجزی سے دیوار سے لپٹ کر دعا مانگتے تھے۔

مقام ملتزم کی دعا

جب ملتزم کے سامنے آئے یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْأَمْنُ أَمْنُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَأَجِرْنِي مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

رکن عراقی کی دعا

جب رُکن عراقی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوءِ الْمُنقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ۔

میزاب رحمت کی دعا

جب میزاب رحمت کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِي مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً لَا أَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا

رکن شامی کی دعا

جب رکن شامی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُورًا وَّسَعْيًا مَّشْكُورًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُورًا وَّتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُورِ أَخْرِجْنِي مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ۔

رکن یمانی کی دعا

جب رکن یمانی کے پاس آؤ تو اسے دونوں ہاتھ یا دہنے سے تبرکا چھوؤ، نہ صرف بائیں سے اور چاہو تو اسے بوسہ بھی دو اور نہ ہو سکے تو یہاں لکڑی سے چھونا یا اشارہ کر کے ہاتھ چومنا نہیں اور یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط اور رکن شامی یا عراقی کو چھونا یا بوسہ نہیں دینا ہے۔

مُستجاب کے پاس کی دعا

جب اس سے بڑھو تو یہ مستجاب ہے جہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہیں گے وہی دعائے جامع پڑھو، رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

۔اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ یا اپنے اور سب احباب و مسلمین اور اس حقیر ذلیل کی نیت سے صرف درود شریف پڑھے کہ یہ کافی ووافی ہے۔ دعائیں یاد نہ ہوں تو وہ اختیار کرے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے سچے وعدہ سے تمام دعاؤں سے بہتر وافضل ہے یعنی یہاں اور تمام مواقع میں اپنے لیے دعا کے بدلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایسا کرے گا تو اللہ (عزوجل) تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرمادے گا"۔

آب زم زم پینے کی دعا

مقام ملتزم سے فارغ ہونے کے بعد زم زم کے پاس آئیں کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے کھڑے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں جتنا پانی پی سکیں پئیں پھر الحمدللہ کہیں اور یہ دعا مانگیں:: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ ط

اے اللہ میں تجھ سے وسیع رزق اور نفع رساں علم اور ہر ایک بیماری سے شفا کا طلب گار ہوں۔''

اسکے بعد صفامروی کے درمیان سعی کرے

سعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں

(ا) بے حاجت اس کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا مگر جماعت قائم ہو تو چلا جائے۔ یوں ہی شرکت جنازہ یا قضائے حاجت یا تجدید وضو کو جانا اگرچہ سعی میں وضو ضرور نہیں (۲) فضول کلام (۳) صفا یا مروہ پر نہ چڑھنا (۴) مرد کا مسعیٰ میں بلا عذر نہ دوڑنا (۵) طواف کے بعد بہت تاخیر کر کے سعی کرنا (۶) ستر عورت نہ ہونا (۷) خرید و فروخت (۸) پریشان نظری یعنی ادھر ادھر فضول دیکھنا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ۔

صفا کے پاس کی دعا

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ۔ (القرآن)

بے شک صفا اور مردہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کیا ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے، اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو قدیم اللہ (بڑا) قدر شناس (بڑا) خبر دار ہے۔''

سعی شروع کرنے کی دعا

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ (البقرۃ)

اس کے بعد کعبہ معظمہ کی طرف مونھ کر کے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دعا کی طرح پھیلے ہوئے اُٹھاؤ اور اتنی دیر تک ٹھہرو جتنی دیر میں مفصل کی کوئی سورت یا سورہ بقرہ کی پچیس آیتوں کی تلاوت کی جائے اور تسبیح (سبحان اللہ) وتہلیل (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) وتکبیر (اَللّٰهُ أَكْبَرُ) ودرود پڑھو اور اپنے لیے اور اپنے دوستوں اور دیگر مسلمانوں کے لیے دعا کرو کہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے، یہاں بھی دعائے جامع پڑھو اور نیچے لکھی گئی دعا پڑھیئے۔

کوہ صفا کی دعا (صفا پر قبلہ رخ ہو کر یہ دعا کریں)

اَللّٰهُ أَكْبَرُ ،اَللّٰهُ أَكْبَرُ ،اَللّٰهُ أَكْبَرُ ،وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا أَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا أَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ وَصَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ط اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ، وَإِنِّي كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ أَنْ لَّا تَنْزِعَهُ مِنِّي حَتّٰى تَوَفَّانِي وَأَنَا مُسْلِمٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَأَتْبَاعِهِ إِلٰى يَوْمِ الدِّينِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَشَائِخِي وَلِلْمُسْلِمِينَ أَجْمَعِينَ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط

ترجمہ : اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں کہ اس نے ہمیں ہدایت دی۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں کہ اس نے ہمیں نعمت بخشی اور اسی کی ذات پاک مستحق حمد ہے جس نے ہمیں یہ ہدایت نصیب فرمائی اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ عطا فرماتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پاسکتے۔ اللہ تعالیٰ ہی تنہا معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، وہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے، زندگی اور موت اس کے دست قدرت میں ہے، وہ ایسا زندہ کہ اس کے لیے موت نہیں، خیر و بھلائی اسی کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر شئی پر قادر ہے، اللہ تعالیٰ یکتا و یگانہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا وعدہ سچا ہے اور اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس کے لشکر کو سرخرو کیا اور اس نے تنہا باطل کے سارے لشکروں کو پسپا کیا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں اگرچہ یہ بات کافروں کو گراں ہی کیوں نہ گزرے۔ اے اللہ! بیشک تیرا فرمان ہے اور تیرا فرمان حق ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اور تیرا وعدہ ٹلتا نہیں تو اے اللہ جس طرح تو نے مجھے اسلام کی دولت عطا فرمائی، اب میرا سوال ہے کہ مجھ سے یہ دولت واپس نہ لینا، مجھے مرتے دم تک مسلمان ہی رکھنا، اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور تعریف کی مستحق بھی خدا ہی کی ذات ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی بڑا ہے اور نہ کوئی طاقت اور نہ کوئی قوت مگر اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کی مدد سے۔

اے اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفی ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے اصحاب پر اور آپ کی ازواج مطہرات پر اور آپ کی نسل اور پیروکاروں پر قیامت تک درود و سلام نازل فرما۔ اے اللہ! مجھے میرے والدین کو سارے مسلمان مردوں اور عورتوں کو معاف فرما اور تمام پیغمبروں پر سلام پہنچا اور سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کو جو مالک سارے جہانوں کا۔

سعی کی نیت

آب زم زم پینے کے فورا بعد یا پھر تھوڑا سا آرام کرنے کے بعد صفا و مروہ میں سعی کے لئے پہلے حجر اسود پر آئیں اور حسب سابق استلام کے بعد باب صفا کی جانب روانہ ہوں، دل میں سعی کی نیت کریں اور زبان سے یہ دعا کریں: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ لِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي۔

اے اللہ ! میں صفا اور مروہ کے درمیان محض تیری خوشنودی کے لئے سات چکروں سے سعی کرتا ہوں پس اسے میرے لئے آسان کردے اور مجھ سے وہ قبول فرما۔

سعی (ہر چکر) شروع کرنے کی دعا

جب نیت اور دعا سے فارغ ہو جائیں تو پھر خانہ کعبہ کی طرف منہ کریں اور دونوں ہاتھ اٹھا کر ہر چکر کے شروع میں اپنی زبان سے یہ الفاظ ادا کریں: بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

صفا کے سبز میل (ہری لائٹ) کی دعا

صفا سے چلنے کے بعد جیسے ہی پہلی ہری لائٹ آئے تو مرد (عورتوں کو یہاں بھی اطمینان و سکون سے ہی چلنا ہے ان کو دوڑنا منع ہے) یہاں سے مرد دوڑنا شروع کریں (مگر نہ حد سے زائد، نہ کسی کو ایذا دیتے) یہاں تک کہ دوسری ہری لائٹ سے نکل جائیں۔ یہاں کی دعا یہ ہے: رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ، إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ ط إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عُمْرَةً مَّبْرُوْرَةً وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ط اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ

الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

اے پروردگار! بخش اور رحم کر اور درگزر کر اسسے جسے تو جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے، بیشک تو عزت و کرم والا ہے۔ اے اللہ (عزوجل)! تو اسے حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش، اے اللہ (عزوجل) مجھ کو اور میرے والدین اور جمیع مؤمنین و مؤمنات کو بخش دے، اے دعاؤں کے قبول کرنے والے! اے رب! تو ہم سے قبول کر، بیشک تو سننے والا، جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے رب! تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذاب جہنم سے بچا۔

صفا و مروہ سے اترنے کی دعا

جب آپ صفا یا مروہ سے اتریں تو اترتے وقت یہ دعا کرتے رہیں: اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِي بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِي عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِي مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط

اے اللہ! مجھے اپنے نبی کی سنت کا تابع بنا دے اور مجھے آپ کے دین پر موت عطا کر اور مجھے اپنی رحمت کے ساتھ گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

مروہ کی طرف چلتے ہوئے یہ دعا کریں

صفا کی سیڑھیوں سے اترتے ہی آپ کے سفر کا آغاز مروہ کی طرف شروع ہو جاتا ہے۔ لہذا مروہ کی طرف چلتے ہوئے یہ دعا کرتے رہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ اللہ پاک ہے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ

تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں، مگر اللہ کی مدد سے، جو بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔ اگر مذکورہ دعا آپ کو زبانی یاد نہ ہو تو پھر دیگر اذکار مثلاً: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا "اِسْتِغْفَار" (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہُ) یا درود شریف کا ورد جاری رکھیں۔ صفا سے مروہ تک جانے کو ایک چکر اور مروہ سے صفا تک واپس آنے کو دوسرا چکر کہتے ہیں۔ اس طرح ساتواں چکر مروہ پر آکر ختم ہوتا ہے۔ ہر پھیرے میں جب صفا یا مروہ پہنچیں تو ہاتھ اٹھا کر قبلہ رخ ہو کر دعا کریں۔ ساتویں پھیرے کے بعد اب سعی ختم ہو گئی آخر میں قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اُٹھا کر دعا کریں۔

بال منڈوانا یا کتروانا اور تکمیل عمرہ

جب ساتویں سعی مروہ پر جا کر ختم ہوتی ہے تو عمرہ کے تمام افعال مکمل ہو جاتے ہیں۔ اب مسجد حرام سے باہر آئیں۔ مرد حضرات حلق (سارے بال منڈوانا) یا تقصیر (نشانی کے طور پر کچھ بال کتروانا) کرائیں اور خواتین سر کے پچھلے حصے سے صرف ایک پورے کے برابر بال کاٹیں۔ اب الحمدللہ آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا، آپ پر احرام کی پابندی ختم ہو گئی اپنی رہائش گاہ پر جا کر احرام اتارا جا سکتا ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اسے اپنی عظیم بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

کفارے کے ضروری احکام

دم: دم سے مراد ایک بکرا ہے اس میں نر، مادے، بھیڑ دنبہ اور اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ شامل ہے

بدنا: ایک اونٹ یا گائے

صدقہ: کہ دو کلو 50 گرام آٹا یا اس کی قیمت ہے مذکورہ تمام جانوروں میں ان شرائط کا خیال رکھنا ضروری ہے جن کا قربانی میں خیال رکھنا واجب ہے

جرم غیر اختیاری

اگر کسی عذر شرعی جیسے بیماری یا سخت سردی کی وجہ سے کوئی جرم ہوا تو اسے جرم غیر اختیاری کہتے ہیں

دم واجب ہونے کی صورت میں کفارہ

اگر کوئی ایسا جرم ہوا جس میں دم واجب ہوتا ہے تو اس میں کفارے کی چار صورتیں ہیں

أ. دم دیں

ب. 6 مسکین کو صدقہ دیں

ج. 6 مسکین کو 2 وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں

د. 3 روزے رکھ لیں کفارہ ادا ہو جائیگا

صدقہ واجب ہونے کی صورت میں کفارہ:

اگر کوئی ایسا جرم غیر اختیاری ہوا جس پر صدقہ واجب ہوتا ہے تو اختیار ہے کہ صدقہ کے بجائے ایک روزہ رکھ لیں

تنبیہ

- کفارہ کے روزوں کے لیے احرام اور لگاتار ہونا شرط نہیں صدقہ اور روزوں کی ادائیگی اپنے وطن میں بھی کی جاسکتی ہے۔
- دم اور بدنا کے جانور کا حرم میں ذبح ہونا شرط ہے دم کا گوشت فقط محتاجوں کو دینا ہوگا

حالت احرام میں ہونے والی اغلاط اور کفارہ

زوجہ یا کسی مرد کو چھونے کے مسائل

- حالت احرام میں زوجہ کو بغیر شہوت کے ہاتھ لگانا جائز ہے لیکن اگر کسی نے شہوت کے ساتھ چھوا تو اس پر دم واجب ہو جائے گا نیز اگر محرم کو بھی ان افعال سے لذت حاصل ہوئی تو اس پر بھی دم واجب ہو گا۔
- اگر حالت احرام میں احتلام ہو گیا تو نہ گناہ ہے نہ کفارہ۔

ناخون کاٹنے کے مسائل

- اگر حالت احرام میں پانچ انگلیوں سے کم ناخون کاٹے تو ہر انگلی کے برابر صدقہ دینا ہو گا
- اگر ہاتھ یا انگلی کے پانچ ناخن کاٹے تو دم واجب ہو گا
- اگر کسی نے دانت سے ناخن کتر ڈالے تب بھی یہی حکم ہے

بالوں کے مسائل

- اگر کسی محرم نے معاذ اللہ داڑھی منڈا دی جب بھی دم واجب ہو گا، یہی حکم موئے زیر ناف اور بغل کے بال صاف کرنے میں بھی ہے، ہاں اگر موچھ صاف کروائے یا چھوٹی کروائے تو صدقہ واجب ہو گا۔
- اگر سر کے دو یا تین بال گرے جیسے وضو کرتے وقت یا کنگا کرتے وقت تو ہر بال کے بدلے ایک مٹھی بھر اناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا خیرات کریں اور تین سے زائد گریں تو صدقہ کریں

خوشبو

خوشبولگانے کی صورت میں اگرلوگ اس سے بہت زیادہ گمان کریں تودم واجب ہواور نہ صدقہ دیں

اگرپورے سر میں خوشبویا تیل لگالیاتب بھی یہی حکم ہے

سلاہوا کپڑا

- اگرکسی محرم نے سلا ہوا کپڑاپورادن یاپوری رات یعنی بارہ گھنٹے سے کم پہنا توصدقہ ہے ورنہ دم یہی حکم مرد کے موزے پہننے کا بھی ہے
- اگرمرد نے احرام کی چادر سرپرڈال لی جب بھی یہی حکم ہے
- اگردوران طواف اپنی یا کسی کی چادر مرد محرم کے سرپر یاعورت کے چہرے پرآجائے جب بھی صدقہ دیں

حج کا بیان

حج فرض ہونے کے شرائط

حج واجب ہونے کے آٹھ شرطیں ہیں،جب تک سب نہ پائی جائیں حج فرض نہیں:

(۱) اسلام (یعنی مسلمان ہونا)

(۲) دارالحرب (دارالحرب میں ہوحج فرض ہونے کاعلم)

(۳) بلوغ (یعنی بالغ ہونا)

(۴) عاقل ہونا (مجنون پرحج فرض نہیں)

(۵) آزادہونا (باندی غلام پرحج فرض نہیں)

(۶) تندرست ہو (کہ حج کو جا سکے اعضا سلامت ہوں، انکھیارہ ہو، اپاہج اور فالج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہوں حج فرض نہیں یوہیں اندھے پر بھی واجب نہیں اگرچہ ہاتھ پکڑ کرلے چلنے والا اسے ملے)

(۷) سفر خرچ کا مالک ہو اور سواری پر قادر ہو (خواہ سواری اس کی ملک ہو یا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کرایہ پر لے سکے)

(۸) وقت (یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائی جائیں)

حج کے فرائض

حج میں یہ چیزیں فرض ہیں

(۱) احرام (کہ یہ شرط ہے)

(۲) وقوف عرفہ (نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے طلوع ہونے تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا)

(۳) طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے یہ دونوں چیزیں یعنی وقوف اور طواف رکن ہے

(۴) نیت

(۵) ترتیب (یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف پھر طواف)

(۶) ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا (وقوف اس وقت ہونا جو مذکور ہوا اس کے بعد طواف اس کا وقت وقوف کے بعد سے آخر عمر تک ہے

(۷) مکان (موقوف زمین عرفات میں ہونا سوا بطن عرنہ کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے)

حج کے واجبات

(۱) میقات سے احرام باندھنا، یعنی میقات سے بغیر احرام نہ گزرنا اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا تو جائز ہے (۲) صفا و مروہ کے درمیان چلنا اس کو سعی کہتے ہیں (۳) سعی کو صفا سے شروع کرنا اور اگر مروہ سے شروع کی تو پہلا پھیر شمار نہ کیا جائے، اس کا اعادہ کرے (۴) اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا، سعی کا طواف معتد بہ کے بعد یعنی کم سے کم چار پھیروں کے بعد ہونا (۵) دن میں وقوف کیا تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب ڈوب جائے خواہ آفتاب ڈھلتے ہی شروع کیا ہو یا بعد میں، غرض غروب تک وقوف میں مشغول رہے اور اگر رات میں وقوف عرفہ کیا تو اس کے لیے کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں مگر وہ اس واجب کا تارک ہوا کہ دن میں غروب تک وقوف کرتا (۶) وقوف میں رات کا کچھ جز آجانا (۷) عرفات سے واپسی میں امام کی متابعت کرنا یعنی جب تک امام وہاں سے نہ نکلے یہ بھی نہ چلے، ہاں اگر امام نے وقت سے تاخیر کی تو اسے امام کے پہلے چلا جانا جائز ہے اور اگر بھیڑ وغیرہ کسی ضرورت سے امام کے چلے جانے کے بعد ٹھہر گیا ساتھ نہ گیا جب بھی جائز ہے (۸) مزدلفہ میں ٹھہرنا (۹) مغرب و عشا کی نماز کا وقت عشا میں مزدلفہ میں آکر پڑھنا (۱۰) دسویں تاریخ کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنا اس رمی کا وقت دسویں کی فجر سے گیارہویں کی فجر تک ہے۔ مگر مسنون یہ ہے کہ طلوع آفتاب

سے زوال تک ہو یہ زوال سے غروب تک مباح غروب کے بعد مکروہ، گیارہویں، بارہویں میں تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا یعنی دسویں کو صرف جمرۃ العقبہ پر اور گیارہویں بارہویں کو تینوں پر رمی کرنا (۱۱) جمرہ عقبہ کی رمی پہلے دن حلق سے پہلے ہونا (۱۲) ہر روز کی رمی کا اسی دن ہوتا (۱۳) سر مونڈانا یا بال کترانا (۱۴) اور اس کا ایام نحر اور (۱۵) حرم شریف میں ہونا اگرچہ منی میں نہ ہو (۱۶) قران اور تمتع والے کو قربانی کرنا اور (۱۷) اس قربانی کا حرم اور ایام نحر میں ہونا یعنی

دسویں تاریخ میں پہلے جمرہ عقبہ پر رمی کرنا پھر قارن متمتع کا قربانی کرنا اسکے بعد سر منڈانا یا بال چھوٹے کرانا(۱۸) طواف افاضہ کا اکثر حصہ ایام نحر میں ہونا عرفات سے واپسی کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اس کا نام طواف افاضہ ہے اور اسے طواف زیارت بھی کہتے ہیں۔ طواف زیارت کے اکثر حصہ سے جتنا زائد ہے یعنی تین پھیرے ایام نحر کے غیر میں بھی ہو سکتا ہے (۱۹) طواف حطیم کے باہر سے ہونا(۲۰) دہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبہ معظمہ طواف کرنے والے کی بائیں جانب ہو (۲۱) عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا، یہاں تک کہ اگر گھسٹتے ہوئے طواف کرنے کی منت مانی جب بھی طواف میں پاؤں سے چلنا لازم ہے اور طواف نفل اگر گھسٹتے ہوئے شروع کیا تو ہو جائے گا مگر افضل یہ ہے کہ چل کر طواف کرے(۲۲) طواف کرنے میں نجاست حکمیہ سے پاک ہونا، یعنی (ناپاک و بے وضو نہ ہونا، اگر بے وضو یا جنابت (ناپاکی) میں طواف کیا تو اعادہ کرے اور طواف کی حالت میں مطاف میں جانا ہی حرام ہے(۲۳) طواف کرتے وقت ستر چھپا ہونا یعنی اگر ایک عضو کی چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کھلا رہا تو دم واجب ہو گا اور چند جگہ سے کھلا رہا تو جمع کریں گے، غرض نماز میں ستر کھلنے سے جہاں نماز فاسد ہوتی ہے یہاں دم واجب ہو گا۔(۲۴) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا، نہ پڑھی تو دم واجب نہیں(۲۵) کنکریاں پھینکنے اور ذبح اور سر منڈانے اور طواف میں ترتیب یعنی پہلے کنکریاں پھینکے پھر غیر مفرد قربانی کرے پھر سر منڈائے پھر طواف کرے(۲۲) طواف صدر یعنی میقات سے باہر کے رہنے والوں کے لیے رخصت کا طواف کرنا۔ اگر حج کرنے والی حیض یا نفاس سے ہے اور طہارت سے پہلے قافلہ روانہ ہو جائے گا تو اس پر طواف رخصت نہیں(۲۷) وقوف عرفہ کے بعد طواف زیارت تک جماع نہ ہونا(۲۸) احرام کے ممنوعات مثلاً سلا کپڑا پہنے اور منہ یا سر چھپانے سے بچنا۔ واجب کے ترک سے دم لازم آتا ہے خواہ قصداً ترک کیا ہو یا سہواً خطا کے طور پر ہو یا نسیان کے، وہ شخص

اس کا واجب ہونا جانتا ہو یا نہیں، ہاں اگر قصداً کرے اور جانتا بھی ہے تو گنہگار بھی ہے مگر واجب کے ترک سے حج باطل نہ ہوگا، البتہ بعض واجب کا اس حکم سے استثنا ہے کہ ترک پر دم لازم نہیں، مثلاً طواف کے بعد کی دونوں رکعتیں یا کسی عذر کی وجہ سے سر نہ منڈانا یا مغرب کی نماز کا عشا تک مؤخر نہ کرنا یا کسی واجب کا ترک، ایسے عذر سے ہو جس کو شرع نے معتبر رکھا ہو یعنی وہاں اجازت دی ہو اور کفارہ ساقط کر دیا ہو۔

حج کی سنتیں

(۱) طواف قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والا مکہ معظمہ میں حاضر ہو کر سب میں پہلا جو طواف کرے اسے طواف قدوم کہتے ہیں طواف قدوم مفرد اور قارن کے لیے سنت ہے متمتع کے لیے نہیں (۲) طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا (۳) طواف قدوم یا طواف فرض میں رمل کرنا (۴) صفا و مروہ کے درمیان جو دوہری لائٹیں ہیں، ان کے درمیان دوڑنا (۵) امام کا مکہ میں ساتویں کو اور (۶) عرفات میں نویں کو اور (۷) منی میں گیارہویں کو خطبہ پڑھنا (۸) آٹھویں کی فجر کے بعد مکہ سے روانہ ہونا کہ منی میں پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں (۹) نویں کی رات منٰی میں گزارنا (۱۰) آفتاب نکلنے کے بعد منی سے عرفات کو روانہ ہونا (۱۱) وقوف عرفہ کے لیے غسل کرنا (۱۲) عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا (۱۳) آفتاب نکلنے سے پہلے یہاں سے منی کو چلا جانا (۱۴) دس اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں ان کو منی میں گزارنا اور اگر تیرہویں کو بھی منی میں رہا تو بارہویں کے بعد کی رات کو بھی منی میں رہے (۱۵) ابطح یعنی وادی محصب میں اترنا، اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے ہو اور اس کے علاوہ اور بھی سنتیں ہیں جن کی تفصیل بہار شریعت وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

وہ باتیں جو حالت احرام میں حرام ہیں:

(۱)عورت سے صحبت (۲) بوسہ (۳) مساس (۴) گلے لگانا (۵) اس کی اندام نہانی پر نگاہ جب کہ یہ چاروں باتیں بشہوت ہوں (۶) عورتوں کے سامنے اس کام کا نام لینا (۷) فحش (۸) گناہ ہمیشہ حرام تھے اب اور سخت حرام ہو گئے (۹) کسی سے دنیوی لڑائی جھگڑا (۱۰) جنگل کا شکار (۱۱) اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا (۱۲) یا کسی طرح بتانا (۱۳) بندوق یا بارود یا اس کے ذبح کرنے کو چھری دینا (۱۴) اس کے انڈے توڑنا (۱۵) پر اکھیڑنا (۱۶) پاؤں یا باز و توڑنا (۱۷) اس کا دودھ دوہنا (۱۸) اس کا گوشت بھوننا (۱۹) انڈے پکانا (۲۰) بیچنا (۲۱) خریدنا (۲۲) کھانا (۲۳) اپنا یا دوسرے کا ناخن کترنا یا دوسرے سے اپنا کتروانا (۲۴) سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا (۲۵) منہ یا (۲۶) سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا (۲۷) بستہ یا کپڑے کی بقچی یا گٹھری سر پر رکھنا (۲۸) عمامہ باندھنا (۲۹) برقع (۳۰) دستانے پہننا (۳۱) موزے یا جرابیں وغیرہ جو وسط قدم کو چھپائے (جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے) پہنا اگر جوتیاں نہ ہوں تو موزے کاٹ کر پہنیں کہ وہ تسمہ کی جگہ نہ بچے (۳۲) سلا کپڑا پہننا۔ (۳۳) خوشبو بالوں، یا (۳۴) بدن، یا (۳۵) کپڑوں میں لگانا۔ (۳۶) ملاگیری یا کسم، کیسر غرض کسی خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں (۳۷) خالص خوشبو مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ، الاچی، دار چینی، زنجبیل وغیرہ کھانا۔ (۳۸) ایسی خوشبو کا آنچل میں باندھنا جس میں فی الحال مہک ہو جیسے مشک، عنبر، زعفران (۳۹) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبودار یا ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مر جائیں (۴۰) وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا (۴۱) گوند وغیرہ سے بال جمانا (۴۲) زیتون، یا (۴۳) تل کا تیل اگرچہ بے خوشبو ہو بالوں یا بدن میں لگانا (۴۴) کسی کا سر مونڈنا اگرچہ اس کا احرام نہ ہو (۴۵) جوں مارنا (۴۶) پھینکنا (۴۷) کسی کو اس کے مارنے کا

اشارہ کرنا(۴۸) کپڑا اس کے مارنے کو دھونا یا(۴۹) دھوپ میں ڈالنا(۵۰) بالوں میں پارہ وغیرہ اس کے مارنے کو لگانا غرض جوں کے ہلاک پر کسی طرح باعث ہونا۔

وہ باتیں جو حالت احرام میں مکروہ ہیں:

(۱) بدن کا میل چھڑانا(۲) بال یا بدن کھلی یا صابون وغیرہ بے خوشبو کی چیز سے دھونا(۳) کنگھی کرنا(۴) اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جوں کے گرنے کا اندیشہ ہو(۵) انگرکھا کرتا چغہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا(۶) خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا کہ ابھی خوشبو دے رہا ہو پہننا اوڑھنا(۷) قصداً خوشبو سونگھنا اگرچہ خوشبودار پھل یا پتا ہو جیسے لیموں، نارنگی، پودینہ، عطر دانہ(۸) عطر فروش کی دوکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ معطر ہوگا(۹) سر، یا(۱۰) منہ پر پٹی باندھنا(۱۱) غلاف کعبہ معظمہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا منہ سے لگے(۱۲) ناک وغیرہ منہ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا(۱۳) کوئی ایسی چیز کھانا پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو نہ بو زائل ہوگئی ہو(۱۴) بے سلا کپڑا رفو کیا ہوا یا پیوند لگا ہوا پہننا(۱۵) تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا(۱۶) مہکتی خوشبو ہاتھ سے چھونا جب کہ ہاتھ میں لگ نہ جائے ورنہ حرام ہے(۱۷) بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر(۱۸) بلا عذر بدن پر پٹی باندھنا(۱۹) سنگار کرنا(۲۰) چادر اوڑھ کر اس کے آنچلوں میں گرہ دے لینا جیسے گانتی باندھتے ہیں اس طرح یا کسی اور طرح پر جب کہ سر کھلا ہو ورنہ حرام ہے(۲۱) یوہیں تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا(۲۲) تہبند باندھ کر کمر بند رسّی سے کسنا

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں: (۱) قران (۲) تمتع (۳) افراد

حج قران: قران کے یہ معنی ہیں کہ حج وعمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے یا پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور ابھی طواف کے چار پھیرے نہ کیے تھے کہ حج کو شامل کر لیا یا پہلے حج کا احرام باندھا تھا اس کے ساتھ عمرہ بھی شامل کر لیا، خواہ طواف قدوم (مکہ معظمہ پہنچنے پر حاضری کا طواف) سے پہلے عمرہ شامل کیا یا بعد میں۔ طواف قدوم سے پہلے اساءت ہے کہ خلاف سنت ہے مگر دم واجب نہیں اور طواف قدوم (مکہ معظمہ پہنچنے پر حاضری کے طواف) کے بعد شامل کیا تو واجب ہے کہ عمرہ توڑ دے اور دم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور عمرہ نہ توڑا جب بھی دم دینا واجب ہے۔ حج قران سب سے افضل ہے، اس طرح حج ادا کرنے والے کو قارن'' کہتے ہیں۔ اس میں عمرہ اور حج کا احرام ایک ساتھ باندھا جاتا ہے مگر عمرہ کرنے کے بعد قارن حلق یا قصر نہیں کروا سکتا بلکہ بدستور احرام میں رہے گا۔ دسویں یا گیارہویں یا بارہویں میں ذوالحجہ کو قربانی کرنے کے بعد حلق یا قصر کروا کے احرام کھول دے۔

حج تمتع: تمتع (تَ مَت۔ تُع) اسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینے میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کا احرام باندھے یا پورا عمرہ نہ کیا صرف چار پھیرے کیے پھر حج کا احرام باندھا۔ یہ حج ادا کرنے والا متمتع (مُ ۔تَ ۔مَتْ ۔تِعْ) کہلاتا ہے۔ ہندوستان سے آنے والے عموما تمتع ہی کیا کرتے ہیں۔ اس میں آسانی یہ ہے کہ اس میں عمرہ تو ہوتا ہی ہے لیکن عمرہ ادا کرنے کے بعد حلق یا قصر کروا کے احرام کھول دیا جاتا ہے اور پھر آٹھ ذی الحجہ یا اس سے قبل حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔

حج افراد: حج افراد اس حج کو کہتے ہیں جس میں صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور مناسک حج ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے افراد کرنے والے حاجی کو مفرد کہتے ہیں۔ اس

حج میں عمرہ شامل نہیں ہے۔ اہل مکہ اور حرم و میقات کے باشندے حج افراد کرتے ہیں اور بیرون میقات کے باشندے بھی حج افراد کر سکتے ہیں۔

حج قران کی نیت

قارن عمرہ اور حج دونوں کی ایک ساتھ نیت کرے گا چنانچہ وہ احرام باندھ کر اسطرح نیت کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ وَالۡحَجَّ فَیَسِّرۡ ھُمَا لِیۡ وَتَقَبَّلۡھُمَا مِنِّیۡ نَوَیۡتُ الۡعُمۡرَۃَ وَالۡحَجَّ وَ اَحۡرَمۡتُ بِھِمَا مُخۡلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی ط

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں عمرہ اور حج دونوں کا ارادہ کرتا ہوں تو انہیں میرے لئے آسان کر دے اور انہیں میری طرف سے قبول فرما، میں نے عمرہ اور حج دونوں کی نیت کی اور خالص اللہ تعالی کیلئے دونوں کا احرام باندھا۔

حج تمتع کی نیت

متمتع اس طرح نیت کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھَا لِیۡ وَتَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ نَوَیۡتُ الۡعُمۡرَۃَ وَ اَحۡرَمۡتُ بِھَا مُخۡلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی ط

ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کا اردہ کرتا ہوں اسے تو میرے لیے آسان کر اور اسے میری طرف سے قبول فرما، میں نے عمرہ کی نیت کی اور خاص اللہ (عزوجل) کے لیے میں نے احرام باندھا

حج افراد کی نیت

مفرد احرام باندھنے کے بعد یوں نیت کرے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَ اَحْرَمْتُ بِہٖ مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی ط

ترجمہ: اے اللہ ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں۔ اس کو تو میرے لئے آسان کر دے اور اسے میری طرف سے قبول فرما، میں نے حج کی نیت کی اور اللہ عزوجل کے لیے اس کا احرام باندھا۔

اور تینوں صورتوں میں اس نیت کے بعد لبیک بآواز بلند کہے

لبیک

نیت کے بعد کم از کم ایک بار تلبیہ کہنا لازمی ہے اور تین بار کہنا افضل، بار بار کہنا مستحب، تلبیہ ہے: لَبَّیْكَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ط لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِیْكَ لَكَ۔

جہاں جہاں وقف کی علامت بنی ہے وہاں وقف کرے پھر تین بار درود شریف پڑھکر دعا مانگے ایک دعا یہاں پر منقول ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ والنَّارِ۔

آٹھ ذی الحجۃ الحرام منی کو روانگی

منی عرفات، مزدلفہ وغیرہ کا سفر اگر ہو سکے تو پیدل ہی طے کریں کہ جب تک مکہ شریف پلٹیں گے ہر ہر قدم پر سات سات کروڑ نیکیاں ملیں گی۔ واللہ ذو الفضل العظیم [۲] راستے بھر لبیک اور ذکر و درود کی خوب کثرت کیجئے۔ جوں ہی منی شریف نظر آئے درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَاۗءِكَ [۳] آٹھ ذوالحجہ کی ظہر

سے لے کر نو ذوالحج کی فجر تک پانچ نمازیں آپ کو منی شریف میں ادا کرنی ہے کیونکہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔

دعاء شب عرفہ

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاؤُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْھَوَاءِ رُوْحُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ ط

(اول آخر ایک ایک بار درود شریف)

نوذی الحجۃ الحرام عرفات کو روانگی

نوذی الحجہ کو نماز فجر مستحب وقت میں ادا کر کے لبیک اور ذکر و دعا میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ آفتاب کوہ ثبیر پر کہ مسجد خیف کے سامنے ہے چمکے اب دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ جانب عرفات شریف چلے۔ نیز منی شریف سے نکل کر ایک بار یہ دعا بھی پڑھ لیجئے۔

راہِ عرفات کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا خَیْرَ غُدْوَۃٍ غَدَوْتُھَا قَطُّ وَقَرِّبْھَا مِنْ رِضْوَانِكَ وَاَبْعِدْھَا مِنْ سَخَطِكَ وَ اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ وَلِوَجْھِكَ الْکَرِیْمِ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّیْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِیْ وَلَا تُخَیِّبْنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِیْ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط (اول آخر ایک ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اس صبح کو تمام صبحوں سے اچھی بنادے اور اسے اپنی خوشنودی سے قریب کر اور اپنی ناخوشی سے دور کر۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ پر میں نے تَوَکُّل کیا اور تیرے وَجہِ کریم کا ارادہ کیا تو میرے گناہ بخش اور میرے حج کو مبرور کر اور مجھ پر رَحم فرما اور مجھے محروم نہ کر اور میرے سفر میں میرے لئے بَرَکت عطا فرما اور عَرَفات میں میری حاجت پوری کر، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

عرفات شریف میں وقت ظہر میں ظہر و عصر ملا کر پڑھی جاتی ہے مگر اس کی بعض شرائط ہیں۔ آپ اپنے اپنے خیموں میں ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کے وقت میں عصر کی نماز باجماعت ادا کیجئے۔

عرفات شریف کی دعائیں

دوپہر کے وقت موقف (یعنی ٹھہرنے کی جگہ) میں مندرجہ ذیل کلمہ توحید، سورہ اخلاص شریف اور درود شریف، یہ تینوں سو بار پڑھنے والے کی یہ حکم حدیث بخشش کر دی جاتی ہے نیز اگر وہ تمام عرفات شریف والوں کی سفارش کر دے تو وہ بھی قبول کر لی جائے۔ ا) یہ کلمہ توحید ۱۰۰/ بار پڑھئے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔(ب) سورۃ اخلاص شریف ۱۰۰/ بار۔ (ج) یہ درود شریف ۱۰۰ بار پڑھیے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ (سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ) اِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ [۲] اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" تین بار پھر کلمہ توحید ایک بار اس کے بعد یہ دعا تین بار پڑھئے: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدٰى وَنَقِّنِي وَاعْصِمْنِي بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِي فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى

میدان عرفات میں کھڑے کھڑے دعا مانگنا سنت ہے۔ یاد رہے کہ حاجی کو نماز مغرب میدانِ عرفات میں نہیں پڑھنی بلکہ عشاء کے وقت میں، مزدلفہ میں مغرب و عشاء ملا کر پڑھنی ہے۔

مزدلفہ کو روانگی

جب غروب آفتاب کا یقین ہو جائے تو عرفات شریف سے جانب مزدلفہ شریف چلئے، راستے بھر ذکر و درود اور لبیک کی تکرار رکھئے۔ کل میدان عرفات شریف میں حقوق اللہ معاف ہوئے یہاں حقوق العباد معاف فرمانے کا وعدہ ہے۔

مغرب و عشا ملا کر پڑھنے کا طریقہ: یہاں آپ کو ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت سے دونوں نمازیں ادا کرنی ہیں لہذا اذان و اقامت کے بعد پہلے مغرب کے تین فرض ادا کر لیجئے، سلام پھیرتے ہی فوراً عشا کے فرض پڑھئے، پھر مغرب کی سنتیں، اس کے بعد عشا کی سنتیں اور وتر ادا کیجئے۔

وقوف مزدلفہ

مزدلفہ میں رات گزارنا سنت موکدہ ہے مگر اس کا وقوف واجب ہے۔ وقوف مزدلفہ کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے اس کے درمیان اگر ایک لمحہ بھی مزدلفہ میں گزار لیا تو وقوف ہو گیا، ظاہر ہے کہ جس نے فجر کے وقت کے مزدلفہ میں نماز فجر ادا کی اس کا وقوف صحیح ہو گیا۔

دسویں ذوالحجہ کا پہلا کام رمی

مزدلفہ سے منیٰ پہنچ کر سیدھے جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ (بڑے شیطان) کی طرف آیئے۔ آج صرف اسی ایک (یعنی بڑے شیطان کو کنکریاں مارنی ہیں۔

حج کی قربانی

دسویں ذوالحجہ کو بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد قربان گاہ تشریف لایئے اور قربانی کیجئے۔ یہ قربانی حج کے شکرانے میں قارن اور متمتع پر واجب ہے چاہے وہ فقیر کیوں نہ ہوں۔

مفرد کے لیے یہ قربانی مستحب ہے، چاہے وہ غنی (یعنی مالدار) ہو۔ قربانی سے فارغ ہو کر حلق یا قصر کروالیجئے۔ یاد رہے حاجی کو ان تین امور میں ترتیب قائم رکھنا واجب ہے۔ (۱) سب سے پہلے رمی (۲) اس کے بعد قربانی (۳) پھر حلق یا قصر (سر منڈوانا یا بال کتروانا۔ مفرد پر قربانی واجب نہیں لہذا یہ رمی کے بعد حلق یا قصر کرواسکتا ہے۔

گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی رمی

گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہیں۔ پہلے جمْرَۃ الاولیٰ (یعنی چھوٹا شیطان) پھر جمرۃ الوسطیٰ (یعنی منجھلا شیطان) اور آخر میں جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ (یعنی بڑا شیطان)

طواف زیارت

طواف زیارت حج کا دوسرا رکن ہے۔ طواف زیارت دسویں ذی الحجہ کو کرلینا افضل ہے۔ اگر یہ

طواف دسویں کو نہیں کر سکے تو گیارہویں اور بارہویں کو بھی کر سکتے ہیں مگر بارہویں کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے لازما کر لیجئے۔ طواف زیارت کے چار پھیرے کرنے سے پہلے بارہویں کا سورج غروب ہو گیا تو دم واجب ہو جائے گا۔ ہاں اگر عورت کو حیض یا نفاس آگیا اور بارہویں کے بعد پاک ہوئی تو اب کرلے اس وجہ سے تاخیر ہونے پر اس پر دم واجب نہیں۔ حائضہ کی واپسی کی تاریخ متعین ہو اور طواف زیارت کا مسئلہ ہو تو اس صورت میں معلم کے یہاں درخواست دیکر واپسی کی تاریخ آگے بڑھائے اور بعد طہارت طواف زیارت کرے۔

طواف رُخصت

آفاقی حاجی پر طواف رخصت واجب ہے۔ نہ کرنے والے پر دم واجب ہوتا ہے۔ (میقات سے باہر (مثلاً پاک وہند وغیرہ) سے آنے والا آفاقی حاجی کہلاتا ہے

چند اہم سوالات کے جوابات

سوال: وہابی امام کے پیچھے نماز ہو گی یا نہیں؟

الجواب: وہابی امام کے پیچھے نماز جائز نہیں ہو گی کیوں کہ سنی صحیح العقیدہ امام کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ جبکہ وہابیہ زمانہ پر حکم کفر ہے۔ امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں:

"غیر مقلد وہابی دیوبندی سب اسلام سے خارج ہیں۔ اور ان کے پیچھے نماز باطل محض۔

والتفصیل فی حسام الحرمین والنهی الاکید وغیرهما" (فتاوی رضویہ ج ۳ قدیم ص ٦٦)

اور تحریر فرماتے ہیں:

"وہابی کے پیچھے کوئی نماز فرض خواہ نفل کسی کی نہیں ہو سکتی، نہ اس کے پڑھے سے نماز جنازہ ادا ہو۔"

(فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۲٦٥)

ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں: "اور وہابیہ زمانہ اب بدعت وضلالت سے ترقی کر کے معراج کفر تک پہنچ چکے ہیں بہر حال ان کے پیچھے نماز ناجائز اور انھیں امام بنانا حرام"۔

(فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۲۲۳)

نیز تحریر فرماتے ہیں:

"ان دیار میں وہابی اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو اسمٰعیل دہلوی کے پیرو اور اس کی کتاب "تقویۃ الایمان" کے معتقد ہیں۔ یہ لوگ مثل شیعہ خارجی معتزلہ وغیر ہم اہلسنت وجماعت کے مخالف مذہب ہیں۔ ان میں سے جس شخص کی بدعت حدِ کفر تک نہ ہو یہ اُس وقت تھا اب کبرائے وہابیہ نے کھلے کھلے ضروریاتِ دین کا انکار کیا اور تمام وہابیہ اُس میں اُن کے موافق یا کم از کم اُن کے حامی یا اُنھیں مسلمان جاننے والے ہیں اور یہ سب صریح کفر ہیں۔

تو اب وہابیہ میں کوئی ایسا نہ رہا جس کی بدعت کفر سے گری ہوئی ہو خواہ غیر مقلد ہو یا بظاہر مقلّد۔

نسأل الله العفو والعافية" (فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۱٦۹، ۱۷۰)

سوال: جو امام تکبیر کھڑے ہو کر سنے اور مقتدی بیٹھ کر تو ایسی صورت میں اس امام کے پیچھے نماز ہو گی یا نہیں؟

الجواب: اگر امام بد عقیدہ اور فاسق نہیں ہے تو محض اتنی بات میں کوئی مواخذہ نہیں، کہ امام کھڑے ہو کر تکبیر سنے اور اس صورت میں نماز ہو جائے گی۔ ہاں! اگر امام وہابی ہے تب تو اس کے پیچھے نماز باطل ہے، جیسا کہ جواب نمبر ایک میں گزرا۔ اور اگر وہ مقتدیوں کو بھی شروع سے ہی تکبیر کھڑے ہو کر سننے کو کہتا ہے تو ضرور قابل مواخذہ ہے۔ کیوں کہ مقتدیوں کا شروع تکبیر کے وقت کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں:

"امام کے لئے اس میں کوئی خاص حکم نہیں مقتدیوں کو حکم ہے کہ تکبیر بیٹھ کر سُنیں۔ حی علی الفلاح پر کھڑے ہوں، کھڑے کھڑے تکبیر سُننا مکروہ ہے یہاں تک کہ عالمگیری میں فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایسے وقت میں مسجد میں آئے کہ تکبیر ہو رہی ہو فوراً بیٹھ جائے اور حی علی الفلاح پر کھڑا ہو۔ (فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۴۲۰)

لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ امام کے لیے کھڑے ہو کر تکبیر سننا متعین ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں: "حی علی الفلاح" پر کھڑے ہوں، جس نے کہا امام فورا کھڑا ہو جائے غلط کہا۔ حوالہ وہ دے" (فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۴۱۹)۔

اور فتاویٰ بحر العلوم میں مفتی عبد المنان اعظمی (نوّر اللہ مرقدہ) حرم شریف کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

کہ آج کل حرمین شریفین میں محمد ابن عبد الوہاب نجدی کے ماننے والوں کی حکومت ہے اور وہاں کی محراب و مصلی پر نجدیوں کا ہی قبضہ ہے۔ ان کے عقائد اسلام کے مخالف ہیں، اس لیے ان کے کفر پر تمام دنیا سے آئے ہوئے علماء اسلام جو حج کے موقع سے مکہ کے زمانہ میں مسجد حرام میں مجتمع ہوئے۔ سب کا اتفاق ہو چکا ہے ایسے لوگوں کو مسلمان سمجھ کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے والا خود بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا ایسے شخص پر اخلاص کے ساتھ توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح ضروری ہے۔

نوٹ: نماز کے اوقات کا خاص خیال رکھیں بالخصوص عصر کا حنفی حضرات مقررہ وقت پر ہی (جب سایہ دو مثل ہو جائے) ادا کریں اگر وقت سے پہلے ادا کی تو نماز نہ ہو گی،

حرم شریف کے مقامات اور اصطلاحات

مطاف: کعبہ معظمہ کے چاروں طرف کا علاقہ، جہاں طواف کرتے ہیں۔

رکن: خانہ کعبہ کی چوکور عمارت میں جہاں دو دیواریں باہم ملتی ہیں۔

رکن اسود: خانہ کعبہ کی عمارت کا کنارا، جہاں حجر اسود نصب ہے۔

رکن عراقی: شرق و شمال میں خانہ کعبہ کا کونا۔

دروازہ کعبہ: رکن اسود اور رکن عراقی کے درمیان ہے۔

ملتزم: رکن اسود اور دروازہ کعبہ تک کا حصہ۔

رکن شامی: اتر اور پچھم کے گوشہ میں۔

میزاب رحمت: سونے کا پرنالہ، جو رکن عراقی اور رکن شامی کے درمیان شمالی دیوار پر چھت میں نصب ہے۔

حطیم: یہ بھی شمالی دیوار کی طرف ہے۔ یہ زمین بھی پہلے کعبہ معظمہ میں شامل تھی۔ زمانہ جاہلیت میں جب قریش نے کعبہ مقدسہ کی از سر نو تعمیر کی، تو مطاف میں کمی کی وجہ سے اسے کعبہ معظمہ کی چوکور عمارت سے باہر چھوڑ دیا۔ فی الحال اس کے ارد گرد تین چار فٹ اونچی ایک دیوار بنادی گئی ہے اور دونوں جانب دروازے بھی لگادیے گئے ہیں۔ چونکہ یہ حصہ خانہ کعبہ ہے، اس لیے اس میں داخل ہونا خانہ کعبہ میں داخل ہونا ہے۔

رکن یمانی: پچھم اور دکھن گوشہ۔

مستجار: رکن یمانی و شامی کے بیچ کی غربی دیوار کا ٹکڑا، جو ملتزم کے مقابل ہے۔

مستجاب: رکن یمانی ور رکن اسود کے بیچ میں جو دیوار جنوبی ہے، یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لیے مقرر ہیں، اس لیے اس کا نام مستجاب رکھا گیا۔

مقام ابراہیم: دروازہ کعبہ کے سامنے ایک سنہرے قبہ میں وہ پتھر ہے، جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی۔ ان کے قدم پاک کا نشان پتھر پر اتر آیا، جواب بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ اسے اللہ تعالی نے آیات بینات یعنی کھلی نشانیاں فرمایا۔

زم زم: مقام ابراہیم سے جنوب میں زم زم کا کنواں تھا، جہاں نئی تعمیر کے بعد عوام تک رسائی نہیں ہے۔ یہیں سے زیر زمین پمپ کے ذریعہ زم زم نکالا جاتا ہے۔

باب الصفا: مسجد حرام کے جنوبی دروازوں میں سے ایک دروازہ۔ پہاڑی کا کچھ حصہ دکھائی دیتا ہے۔

صفا: کعبہ معظمہ سے جنوب کی طرف ہے۔ یہاں زمانہ قدیم میں ایک پہاڑی تھی، تاہم اب وہ پہاڑی تو زیر زمیں دب گئی ہے، لیکن علامت کے لیے پہاڑی کا کچھ حصہ دکھائی دیتا ہے۔

مروہ: صفا کی سیدھ میں دوسری طرف یہ ایک پہاڑی تھی۔ یہاں بھی علامتی طور پر پہاڑی کا کچھ حصہ دکھائی دیتا ہے۔

میلین اخضرین: صفا و مروہ کے درمیان کا وہ حصہ جہاں سعی کرتے ہوئے مرد قدرے تیز بھاگتے ہیں (اس زمانے میں ہرے ستون کی بجائے دوہری لائٹیں لگادی گئی ہیں۔

مسعی: صفا اور مروہ کا درمیانی حصہ، جہاں سعی کی جاتی ہے۔

حاضری سرکار اعظم مدینہ طیبہ حضور حبیب اکرم ﷺ

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّاباً رَّحِيماً".

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔(کنزالایمان)

حدیث: عن عبداللہ ابن عمر قال النبی ﷺ من زار قبری وجبت له شفاعتی۔

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی ۔"

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم ہوا ہے، جو تمام بستیوں پر غالب آ جائے گی، اسے لوگ یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے، جو لوگوں کو اس طرح پاک وصاف کر دے گی، جس طرح بھٹی لوہے کو میل کچیل سے صاف کر دیتی ہے ۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے ممکن ہو کہ مدینہ میں مرے، تو اسے چاہیے کہ وہ مدینہ ہی میں مرے، اس لیے کہ جو مدینہ میں مرے گا، میں اس کی شفاعت کروں گا

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کے راستوں پر فرشتے پہرا دیتے ہیں، اس لیے نہ اس میں طاعون داخل ہو گا اور نہ ہی دجال۔

آداب حاضری

(۱) زیارت اقدس قریب بواجب ہے بہت لوگ دوست بن کر طرح طرح ڈراتے ہیں، راہ میں خطرہ ہے وہاں بیماری ہے، خبر دار! کسی کی نہ سنو، اور ہر گز محرومی کا داغ لے کر نہ پلٹو، جان ایک دن جانی ضرور ہے اس سے کیا بہتر ہے کہ ان کی راہ میں جائے۔ اور تجربہ ہے کہ جو ان کا دامن تھام لیتا ہے اسے اپنے سایہ میں بآرام لے جاتے ہیں کیل کا کھٹکا نہیں ہوتا والحمد للہ۔ (۲) حاضری

میں خاص زیارت اَقدس کی نیت کرو یہاں تک کہ امام ابن الھمام فرماتے ہیں اس بار مسجد شریف کی بھی نیت نہ کرے۔

(۳)راستہ بھر درود وذکر شریف میں ڈوب جاؤ۔(۴)جب حرم مدینہ نظر آئے بہتر یہ ہے کہ پیادہ ہو لو، روتے، سر جھکاتے، آنکھیں نیچی کئے، اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو بلکہ حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا ارے سر کا موقعہ ہے او جانے والے!(۵)جب قبر انور پر نگاہ پڑے درود وسلام کی کثرت کرو۔(۶)جب شہر اقدس تک پہنچو جلال وجمال محبوب ﷺ کی تصویر میں غرق ہو جاؤ (۷)حاضری مسجد سے پہلے تمام ضروریات جن کا لگاؤ دل بٹے کا باعث ہو نہایت جلد فارغ ہو، ان کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہو۔ معاً وضو اور مسواک کرو اور غسل بہتر، سفید و پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سرمہ اور خوشبو لگاؤ اور مشک افضل ہے(۸)اب فوراً آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع وخضوع سے متوجہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بناؤ، اور دل کو بزور رونے پر لاؤ اور اپنے دل کو رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ کرو(۹)جب درِ مسجد پر حاضر ہو صلوۃ وسلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو، بسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کہ ہمہ تن ادب ہو کر داخل ہو(۱۰)اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے کہ آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیال غیر سے پاک کرو۔ مسجد اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھو(۱۱)اگر کوئی ایسا سامنے آجائے جس سے سلام کلام ضروری ہو تو جہاں تک بنے کترا جاؤ ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔(۱۲)ہر گز ہر گز مسجد اقدس میں کوئی حرف چلا کر نہ نکلے(۱۳)یقین جانو کہ حضور اقدس ﷺ حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے۔ ان کی اور تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی موت صرف وعدہ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی۔ ان کا انتقال صرف

نظر عوام سے چھپ جاتا ہے۔(۱۴)دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانہ حاضری دربار اقدس صرف قل هو الله یا قل هو الله سے ہلکی مگر رعایت سنت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جہاں اب وسط محراب بنی ہے وہاں جگہ نہ ملے تو جہاں تک ہو سکے اس کے نزدیک ادا کریں پھر سجدہ شکر میں دعا کرو الٰہی اپنے حبیب ﷺ کا ادب اور انکا اور اپنا قبول نصیب کر !آمین (۱۵)اب کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے آنکھیں نیچی کئے، لرزتے کانپتے گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پر نور ﷺ کے عفو و کرم کی امید رکھتے حضور والا کی پائیں یعنی مشرق کی طرف سے مواجہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضور اقدس ﷺ مزار انور میں روبقبلہ جلوہ فرما ہیں اس سمت سے حاضر ہو کہ حضور کی نگاہ بیکس پناہ تمھاری طرف ہو گی اور یہ بات تمھارے لیے دونوں جہان میں کافی ہے۔ والحمد للہ (۱۶)اب کمال ادب و ہیبت و خوف و امید کے ساتھ زیر قندیل اس چاندی کی کیل کے جو حجرہ مطہرہ کی جنوبی دیوار میں چہرہ انور کے مقابل لگی ہے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو، حضور کے سامنے ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے،(۱۷)خبردار جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلاف ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا اور اپنے مواجہہ اقدس میں جگہ بخشی، ان کی نگاہ کریم اگرچہ تمھاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے والحمد للہ۔(۱۸)الحمد للہ اب کہ دل کی طرح تمھارا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہے جو اللہ عزوجل کے محبوب عظیم الشان ﷺ کی آرام گاہ ہے نہایت ادب و وقار کے ساتھ بآواز حزین و صورت درد آگیں، و دل شرمناک و جگر چاک چاک، معتدل آواز سے نہ بلند و سخت (کہ ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل اکارت ہو جاتے ہیں) نہ نہایت نرم و پست (کہ سنت کے خلاف ہے اگرچہ وہ تمھارے دلوں کے خطروں

تک سے اگاہ ہیں مجرا و تسلیم بجالاؤ اور عرض کرو! اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ - اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ وَأُمَّتِكَ أَجْمَعِيْنَ۔

اے پیارے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکات ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔ اے مخلوق خدا میں سب سے بہتر آپ پر سلام ہو۔ ائے گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آپ پر سلام ہو۔ آپ کے آل واصحاب پر اور تمام امت پر سلام ہو۔ (۱۹) جہاں تک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور ملال و کسل نہ ہو صلوۃ و سلام کی کثرت کرو۔ حضور سے اپنے لیے اور اپنے ماں باپ۔ پیر، استاد، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگو، بار بار عرض کرو۔ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ اے اللہ کے رسول! آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں۔ (۲۰) پھر اگر کسی نے عرض سلام کی وصیت کی بجالاؤ۔ شرعا اس کا حکم ہے۔ اور یہ فقیر ذلیل ان مسلمانوں کو جو اس رسالہ کو دیکھیں وصیت کرتا ہے کہ جب انھیں حاضری بارگاہ نصیب ہو فقیر کی زندگی میں یا بعد میں کم از کم تین بار مواجہ اقدس میں ضرور یہ الفاظ عرض کر کے اس نالائق ننگ خلائق پر احسان فرمائیں، اللہ ان کو دونوں جہاں میں جزا بخشے۔ آمین: اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ وَعَلٰى آلِكَ وَذُرِّيَّتِكَ فِيْ كُلِّ آنٍ وَلَحْظَةٍ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ أَلْفَ أَلْفَ مَرَّةٍ مِنْ كَنْزِيْ ذُخْرِيْ أَحْمَدُ رَضَا ابْنِ نَقِيْ عَلِيْ وَ عُبَيْدِكَ تَوْحِيْد وَمِنْ كُلِّ يَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ فَاشْفَعْ لَهٗ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ کے رسول آپ پر صلوۃ و سلام ہو، آپ کی آل و ذریت پر بھی ہر ذرہ کے برابر، لاکھوں مرتبہ میرے آخرت خزانہ احمد رضا بن نقی علی کی طرف سے، اور تیرے اس حقیر غلام

کی طرف سے اور ہر مؤمن کی طرف سے اور وہ آپ سے شفاعت کا خواستگار ہے اس کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمایئے۔(۲۱) پھر اپنے داہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرو: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَلِيْفَةَ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاصَاحِبَ رَسُولِ اللهِ فِي الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. اے اللہ کے رسول کے خلیفہ !آپ پر سلام اے رسول اللہ کے یار غار ! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکات کا نزول ہو (۲۲) پھر اتنا ہی ہٹ کر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو کھڑے ہو کر عرض کرو: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْأَرْبَعِيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.(اے امیر المومنین آپ پر سلام اے چالیس مسلمان پورے فرمانے والے !آپ پر سلام اے اسلام اور مسلمانوں کی عزت !آپ پر سلام اور رحمت و برکات الٰہی کا نزول ہو (۲۳) پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹو اور صدیق و فاروق کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کرو: السلام عَلَيْكُمَا يَا خَلِيْفَتَيْ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيرَيْ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا ضَجِيْعَيْ رَسُولِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ أَسْئَلُكُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمَا وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ط اے رسول اللہ کے دونوں خلیفوں آپ پر سلام ہو اے رسول اللہ کے دونوں وزیروں آپ پر سلام ہو اے رسول اللہ کے پہلو میں لیٹنے والوں آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتوں و برکات کا نزول ہو، آپ دونوں سے درخواست ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں میرے لیے شفاعت کا وسیلہ اور سہارا بنو۔ (۲۴) یہ سب حاضریاں محل اجابت ہیں دعا میں کوشش کرو، دعائے جامع کرو۔ درود پر قناعت بہتر ہے (۲۵) پھر منبر اطہر کے قریب دعا مانگو۔(۲۶) پھر روضہ جنت میں

(یعنی جو جگہ منبر و حجرہ منورہ کے درمیان ہے اور اسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا آکر دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھ کر دعا کرو۔(۲۷) یونہی مسجد شریف کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھو اور دعا مانگو کہ محل برکات ہیں خصوصا بعض میں خاص خصوصیت۔(۲۸) جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہر ایک سانس بیکار نہ جائے وہ ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر ہوں، نماز و تلاوت و درود میں وقت گزار و دنیا کی بات کسی مسجد میں نہیں چاہئے نہ کہ یہاں۔(۲۹) ہمیشہ ہر مسجد میں جاؤ تو اعتکاف کی نیت کر لو۔ یہاں تمہاری یاد دہانی ہی کو دروازے سے بڑھتے ہی یہ کتبہ ملے گا۔ نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ ط (میں سنت اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔(۳۰) مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو خصوصا گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدہ شفاعت ہے۔(۳۱) یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے لہذا عبادت میں زیادہ کوشش کرو، کھانے پینے کی کمی ضرور کرو۔(۳۲) قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں اور حطیم کعبہ معظمہ میں کر لو۔(۳۳) روضہ انور پر نظر بھی عبادت ہے جیسے کعبہ معظمہ یا قرآن مجید کا دیکھنا تو ادب کے ساتھ اس کی کثرت کرو اور درود و سلام عرض کرو۔(۳۴) پنجگانہ یا کم از کم صبح و شام مواجہ شریف میں عرض سلام کے لیے حاضر رہو۔(۳۵) شہر میں یا شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے فورا دست بستہ ادھر منہ کر کے صلوۃ و سلام عرض کرو بغیر اس کے ہر گز نہ گزرو کہ خلاف ادب ہے۔(۳۶) ترک جماعت بلا عذر ہر جگہ گناہ ہے اور کئی بار ہو تو سخت حرام و گناہ کبیرہ، اور یہاں تو گناہ کے علاوہ کیسی سخت محرومی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جسے میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لیے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں (۳۷) قبر کریم کو ہر گز پیٹھ نہ کرو اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی نہ پڑے۔(۳۸) روضہ انور کا نہ طواف کرو۔ نہ سجدہ، نہ اتنا

جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے (۳۹)۔بقیع واحد و قبا کی زیارت سنت ہے۔ مسجد قبا کی دو رکعت کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے اور چاہو تو یہیں حاضر رہو، سیدی ابن ابی حمزہ قدس سرہ، جب حضور ہوتے آٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے۔ ایک دن بقیع وغیرہ کی زیارت کا خیال آیا پھر فرمایا" یہ ہے اللہ کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کے لیے کھلا ہے اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں۔

روضۂ رسول سے رخصتی کے وقت کی جامع دعا:

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ بِنَبِيِّكَ وَمَسْجِدِهٖ وَحَرَمِهٖ وَيَسِّرِ الْعَوْدَ إِلَيْهِ وَالْعُكُوْفَ لَدَيْهِ وَارْزُقْنِي

الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرُدَّنَا إِلٰى أَهْلِنَا سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ ط

اے اللہ ہم سب اس سفر میں تجھ سے نیکی اور پرہیز گاری مانگتے ہیں اور اسی کام کی (توفیق) جو تجھے پسند ہو۔ اے اللہ نہ کر اس (حاضری) کو آخری حاضری دربار نبوت کی اور ان کی مسجد کی۔ ہم پر یہاں پھر آنا اور ٹھہرنا آسان کر دے اور میسر کر ہمیں معافی اور عافیت دنیا و آخرت میں اور ہمیں گھر کو صحیح سلامت پہنچا۔

دعا کے وقت عربی الفاظ یاد نہ ہوں تو اردو ترجمہ ہی بطور دعا پڑھ دے۔ الٹے پاؤں واپس ہو۔ مسجد نبوی کی ہر چیز کو حسرت بھری نگاہ سے دیکھے اور بادل ناخواستہ لوٹے۔

ہر چیز پر تفصیلی نظر ڈالے کہ یہاں سرکار دو عالم خطبہ پڑھتے تھے، اس جگہ سرکار نماز ادا کرتے تھے، اس جگہ سرکار دو جہاں اصحاب صفہ کے جھرمٹ میں تشریف رکھتے تھے، یہاں جبریل امین آتے اور رب العزت کا پیام وسلام لاتے، یہاں اس روشنی کا مرکز تھا جس نے ساری دنیا روشن و منور کر دی، یہ وہ جگہ ہے جہاں اب بھی دن رات میں ایک لاکھ چالیس ہزار فرشتے آتے جاتے ہیں۔ اے رب کریم میری کم نصیبی مجھے وطن واپس لے جا رہی ہے تو مجھے اس رشک جنت میں پھر لا۔

مدینہ جاؤں پھر آؤں مدینہ پھر جاؤں

تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے

واپسی میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے اپنے اہل و عیال اور عزیزوں، دوستوں کے لیے تحائف خریدے کہ نقل تحائف سنت ہے۔ اپنے وطن پہنچنے سے پہلے اپنے اہل و عیال کو اپنے آنے کی اطلاع دے۔ وطن پہنچنے کے لیے چاشت کا وقت بہتر ہے۔ گھر میں داخل ہونے سے پہلے اگر مکروہ وقت نہ ہو تو محلہ کی یا اپنے گاؤں کی مسجد میں دو رکعت نفل پڑھے اور خیریت سے پہنچنے نیز سب کو بخیرت پانے کا شکر ادا کرے۔ ملنے والوں سے معانقہ خواہ مصافحہ کرے کہ دونوں سنت ہیں۔ جب گھر میں داخل ہو تو وہاں بھی دو نفل شکرانے کے پڑھے۔ سب کی خیریت دریافت کرے پھر باہر آ جائے اور ایسی جگہ بیٹھے کہ ملنے والوں سے بآسانی مل سکے۔ تلاش نہ کرنا پڑے۔ جو بڑے آئیں ان کی تعظیم بجالائے اور چھوٹوں سے مہربانی سے پیش آئے۔ آنے والوں کی مدارات کرے۔ اب چونکہ حج و زیارت سے مشرف ہو چکا ہے۔ خود پر اتباع شریعت لازم کر

لے کہ اس وقت بفضلہ تعالیٰ بے گناہ ہے تو وقت رحلت تک بے گناہ ہی رہے۔(تاریخ مدینہ ص 418)

اہل بقیع کی زیارت

جنت البقیع کی زیارت سنت ہے۔ روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد جنت البقیع کی زیارت کریں، خصوصیت کے ساتھ جمعہ کے دن وہاں جائیں۔ اس قبرستان میں دس ہزار کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبریں ہیں، اور تابعین، تبع تابعین، اولیائے کرام اور صلحائے عظام وغیر ہم کی قبروں کی تعداد تو گنتی ہی میں نہیں ہے۔ یہاں جب حاضر ہوں، تو تمام مدفونین مسلمین کی زیارت کا ارادہ کریں اور یہ پڑھیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى بِكُمْ لَاحِقُونَ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيعِ الْغَرْقَدِ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ ط" اور اگر کچھ اور پڑھنا چاہیں، تو یہ پڑھیں:

" رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِاِ خْوَانِنَا وَلِاَ وْلَادِنَا وَلِاَ حْفَادِنَا وَلِاَصْحَابِنَا وَلِاَحْبَابِنَا وَلِمَنْ لَّهُ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِمَنْ أَوْصَانَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔"

اور درود شریف، سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی، چہار قل اور جو کچھ بھی ہو سکے، پڑھ کر اس کا ثواب اہل بقیع کو نذر کریں۔ اس کے بعد بقیع شریف میں جو مزارات مشہور و معروف ہیں، وہاں جائیں۔ پہلے کبار صحابہ، ازواج مطہرات اور اہل بیت میں سے بعض کی قبروں پر قبے بنے ہوئے تھے، جواب نہیں ہیں، تاہم صدر دروازے پر ایک علامتی نقشہ موجود ہے۔ ہو سکے تو اس کی نشاندہی پر امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قبر پر جائیں کہ اہل بقیع میں آپ سب سے افضل

ہیں اور یوں کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْهِجْرَتَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُجَهِّزَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ بِالنَّقْدِ وَالْعَيْنِ، جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَّسُولِهٖ وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَعَنِ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ " پھر اس سے قریب سیدنا ابراہیم ابن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت رقیہ صاجزادی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن مظعون رضاعی بھائی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت خنیس بن حذافہ سہمی، حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی قبریں ہیں، لہذا ان سب کو سلام عرض کرے۔

اسی طرح حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا امام حسن مجتبی، سر مبارک حضرت امام حسین، امام زین العابدین، اما محمد باقر، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم اجمعین کے مزارات پر بھی سلام عرض کرے۔ حضرت ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مزار مبارک مکہ معظمہ میں ہے اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا سرف میں ہے، بقیہ تمام ازواج مطہرات کی قبریں یہیں ہیں۔ حضرت عقیل بن ابی طالب، حضرت سفیان بن حارث بن عبد المطلب، حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تین اولادیں، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ، امام مالک، امام نافع مولی ابن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین کی قبروں پر بھی سلام عرض کرے۔

ان حضرات کی زیارت سے فارغ ہو کر حضرت مالک بن سنان، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما، حضرت اسماعیل بن جعفر صادق اور حضرت محمد بن عبداللہ بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم کی زیارت سے بھی مشرف ہو جائیں۔

مسجد قبا شریف کی زیارت

مسجد قبا کی زیارت کریں اور مسجد شریف میں دو رکعت نماز پڑھیں۔اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الصلاۃ فی مسجد قبا کعمرۃ.

حضرت اسید بن ظہیر انصاری بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ مسجد قبا میں نماز ایک عمرہ کے برابر ہے۔''احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر ہفتہ قبا تشریف لے جاتے، کبھی سواری پر اور کبھی پیدل۔

احد کی زیارت

شہدائے احد شریف کی زیارت کریں۔حدیث میں ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ ہر سال کے شروع میں قبور شہدائے احد پر آتے اور یہ فرماتے: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ" اور کوہ احد کی بھی زیارت کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان احد اجبل، یحبنا و نحبہ

کوہ احد ایک پہاڑ ہے، جو ہمیں محبوب رکھتا ہے اور ہم اسے محبوب رکھتے ہیں۔''اور ایک روایت میں ہے کہ کہ تم یہاں حاضر ہو تو اس کے درخت سے کچھ کھاؤ، اگرچہ ببول ہی کیوں نہ ہو۔

بہتر یہ ہے کہ جمعرات کے دن صبح کے وقت جائے سب سے پہلے حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر سلام عرض کرے اور حضرت عبداللہ بن جحش، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزار پر بھی سلام عرض کرے ایک روایت میں ہے یہ دونوں یہیں مدفون ہیں۔

دوسری زیارتیں

مدینہ طیبہ کے وہ کوئیں، جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہیں، یعنی کسی سے آپ نے وضو فرمایا، کسی کا پانی پیا، کسی میں لعاب دہن ڈالا، اگر کوئی صاحب رہنمائی کریں، تو ان کی زیارتیں بھی کریں، ان سے وضو بنائیں اور کچھ پی بھی لیں۔ اگر چاہیں تو مسجد نبوی میں حاضر رہیں۔ وقت رخصت مواجہ انور میں حاضر ہو اور حضور سے بار بار سوال کرو، اور تمام آداب کہ کعبہ معظمہ سے رخصت میں گزرے ملحوظ رکھو اور سچے دل سے دعا کرو کہ الٰہی ! ایمان وسنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب ہو۔

اللھم ارزقنا آمین، آمین، آمین یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وابنہ، وحزبہ اجمعین آمین والحمد للہ رب العالمین۔

حج وعمرہ کے اعمال کا نقشہ ایک نظر میں

ذیل کے نقشہ سے عمرہ حج افراد، قران اور تمتع کے مناسک معلوم کیے جاسکتے ہیں، یہ وضاحت بھی کردی گئی ہے کہ ان میں سے شرط، رکن، واجب، سنت اور اختیاری کون کون سے مناسک ہیں۔

عمرہ

1. احرام عمرہ — شرط
2. طواف — رکن
3. سعی — واجب
4. سر منڈانا یا بال کتروانا — واجب

حج افراد

1. احرام — شرط
2. طواف قدوم — سنت
3. وقوف عرفات — رکن (فرض)
4. وقوف مزدلفہ — واجب
5. رمی جمرہ عقبہ — واجب
6. قربانی — اختیاری
7. سر منڈانا یا بال کتروانا — واجب
8. طواف زیارت — رکن (فرض)
9. سعی — واجب
10. رمی جمار — واجب
11. طواف وداع — واجب

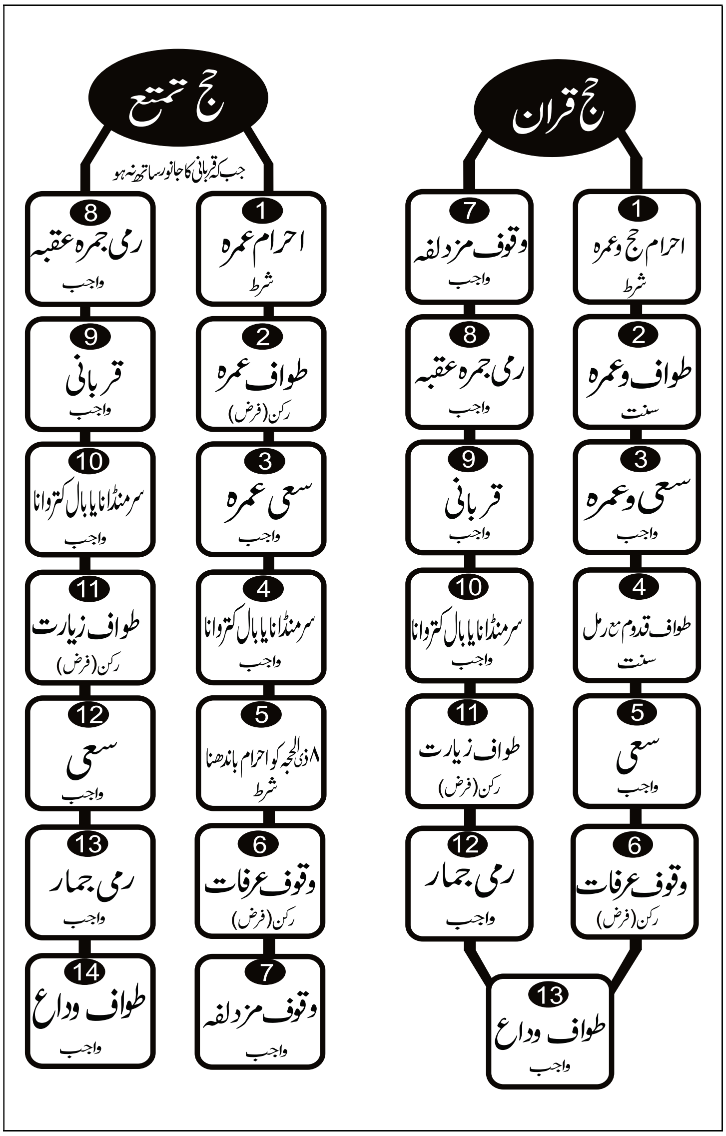
حج قران
1 احرام حج وعمرہ
شرط
2 طواف وعمرہ
سنت
3 سعی وعمرہ
واجب
4 طواف قدوم مع رمل
سنت
5 سعی
واجب
6 وقوف عرفات
رکن (فرض)
7 وقوف مزدلفہ
واجب
8 رمی جمرہ عقبہ
واجب
9 قربانی
واجب
10 سرمنڈانا یا بال کتروانا
واجب
11 طواف زیارت
رکن (فرض)
12 رمی جمار
واجب
13 طواف وداع
واجب
حج تمتع
جب کہ قربانی کا جانور ساتھ نہ ہو
1 احرام عمرہ
شرط
2 طواف عمرہ
رکن (فرض)
3 سعی عمرہ
واجب
4 سرمنڈانا یا بال کتروانا
واجب
5 ۸ ذی الحجہ کو احرام باندھنا
شرط
6 وقوف عرفات
رکن (فرض)
7 وقوف مزدلفہ
واجب
8 رمی جمرہ عقبہ
واجب
9 قربانی
واجب
10 سرمنڈانا یا بال کتروانا
واجب
11 طواف زیارت
رکن (فرض)
12 سعی
واجب
13 رمی جمار
واجب
14 طواف وداع
واجب

پاکستان اور ہندستان سے آنے والے عموماً حج تمتع ہی کیا کرتے ہیں۔ ذیل کے نقشے میں نہایت اختصار سے اس کا طریقہ (جب کے قربانی کا جانور ساتھ نہ ہو) گھر سے روانہ ہوکر اختتام حج تک کے پیش خدمت ہے۔

1
گھر سے روانگی

2
میقات سے پہلے عمرہ کی
نیت سے احرام باندھنا

3
کعبہ شریف کا طواف کرنا اور
مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز
پڑھنا اور آب زم زم پینا

4
سعی کرنا اور اس کے بعد حلق یا
قصر کرانا اور احرام کھولنا

5
۸ذی الحجہ کو دوبارہ احرام باندھ کر منی
جانے کی تیاری کرنا اور منیٰ میں جاکر
ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرنا

6
۹ذی الحجہ کو مقام عرفات میں
ظہر وعصر کی نمازیں پڑھنا۔
وقوف عرفات کرنا

7
۹ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے کے بعد
عرفات سے مزدلفہ پہنچ کر نماز مغرب وعشاء ملا
کر پڑھنا۔ رات مزدلفہ میں قیام اور طلوع
آفتاب سے کچھ پہلے تک مزدلفہ میں وقوف کرنا)

8
۱۰ذی الحجہ کو مزدلفہ سے منیٰ میں آنا
اور جمرۃ العقبیٰ پر کنکریاں مارنا۔
قربانی کرنا اور حلق یا قصر کرنا

9
۱۰ذی الحجہ کو حلق یا قصر کے بعد مکہ
مکرمہ میں جاکر طواف زیارت
کرنا اور پھر واپس منی میں آنا

10
۱۰،۱۱،۱۲،ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کرنا۔
اور ان تینوں دنوں میں جمرات پر
کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ روانہ ہونا

11
ذی الحجہ یا جب رخصت کا ارادہ ہو
طواف وداع کرنا

12
سفر مدینہ طیبہ خاص بقصد
زیارت شریفہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن تحریر فرماتے ہیں: علماء مختلف ہیں کہ پہلے حج کرے یا زیارت، لباب میں ہے، حج نفل میں مختار ہے اور فرض ہو تو پہلے حج مگر مدینہ طیبہ راہ میں آئے تو تقدیم زیارت لازمی انتہیٰ۔ یعنی بے زیارت گزر جانا گستاخی اور فقیر کو علامہ کی رحمہ اللہ تعالیٰ) کا یہ ارشاد بہت بھایا کہ پہلے حج کرے تا کہ پاک کی زیارت پاک ہو کر ملے۔
(فتاوی رضویہ ج - ص ۷۹۸)

हज का चौथा दिन

हज का चौथा दिन आप मिना में हैं → जुहर की नमाज़ के बाद तीनों जमरात की रमी करें → जमरतुल ऊला पर सात कंकरिया मारें → जमरतुल वुसता पर सात कंकरिया मारें → जमरतुल उक़बा पर सात कंकरिया मारें → मिना में ठहरना जरूरी है → चौथा दिन पूरा हो गया

हज का पाँचवा दिन

हज का पाँचवा दिन आप मिना में हैं → जुहर की नमाज़ के बाद तीनों जमरात की रमी करें → जमरतुल ऊला पर सात कंकरिया मारें → जमरतुल वुसता पर सात कंकरिया मारें → जमरतुल उक़बा पर सात कंकरिया मारें → गुरूबे आफताब से पहले मक्का मुकार्रमा में रवाना हो में कयाम करें जाएं या मीना → मक्का मुकार्रमा से रवाना होने से पहले तवाफ़े विदअ करना जरूरी है

मुबारक हो! हज मुकम्मल हो गया

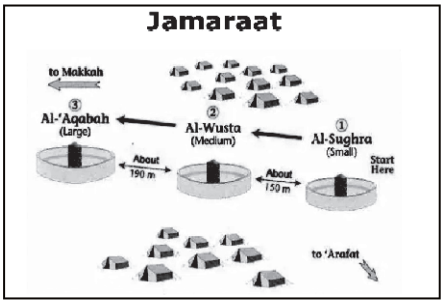

मक्का मुकार्रमा के मुकमाते मुक़द्दसा की ज़ियारत कर सकते हैं

आप मदीना मुनव्वरा रवाना हो सकते हैं (अगर पहले नहीं गए)

हज का दूसरा दिन

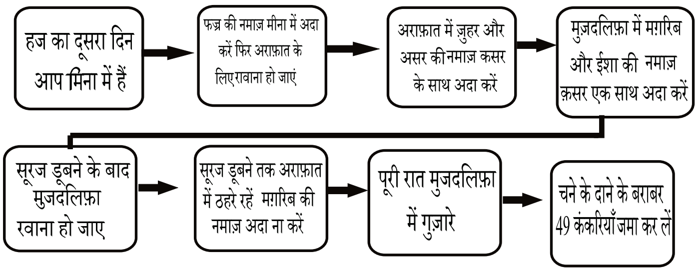

हज का तीसरा दिन

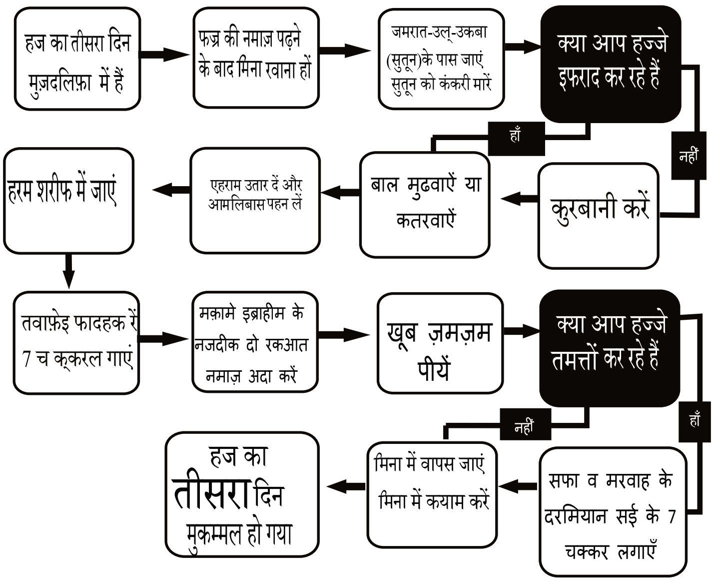

हज व उमराह एक नजर में

उमरा कैसे करें ?